

عمران سیریز

قاتل کون

اظہر کلیم

عمران سیریز

قاتل کون؟

مظہر کلیم

اس ناول کے تمام نام، مقام، کردار، واقعات اور پیش کردہ
سچویشنز قطعی فرضی ہیں۔ کسی قسم کی جزوی یا کلی مطابقت
محض اتفاقیہ ہوگی۔ جس کے لئے پبلشرز، مصنف اور
پرنٹر قطعی ذمہ دار نہیں ہوں گے۔

ناشر ——— محمد شاہ جہان
پیشکار ——— عامر چوہان
اہتمام ——— قدوس خان آفریدی
قیمت ——— ۶/- روپے
تزئین ——— ابن راہی
پرنٹرز ——— نیازی پرنٹنگ پریس لاہور
تعداد ——— اکیس سو
ڈیزائنر ——— شمس ملتانی

روحی پبلی کیشنز چوک اردو بازار
لاہور

عمران سیریز

قاتل کون؟

مظہر کلیم

عمران سیریز کا
شاہکار ناول

کاکیوٹکب

عنقریب شائع
ہو رہا ہے

اظہر کلیم

یوسف برادرز اردو بازار لاہور

عمران نے اپنی گاڑی گیراج میں بند کی اور زینے کی طرف بڑھا۔
زینے کے قریب ایک کار کھڑی تھی۔ اس نیلے گاڑی کو عقب سے دیکھ کر تو عمران سمجھا کہ پولیس کار ہے۔ لیکن جب وہ گاڑی کے پہلو میں پہنچا تو اس کے خیال کی تردید ہو گئی۔

وہ بے دھیانی میں آگے بڑھنے لگا

اچانک کار کا ایک دروازہ کھلا اور کسی کی غراہٹ سنائی دی۔

"دوسرا قدم نہ اٹھانا جہاں ہو وہیں رک جاؤ"

"س س۔ مسٹر۔ سسر صاحب" عمران سانپ کر پلٹا۔ لیکن اسے سامنے کھڑے ہوئے آدمی کا چہرہ دکھائی نہیں دیا کیونکہ اس کے ہاتھ میں ریوالور تھا۔

وہ زیادہ نمایاں تھا اس کی نالی عمران کی طرف اٹھی ہوئی تھی۔

عمران کو رکنے کا حکم دینے والا اگرچہ سمت لہجہ میں مخاطب ہوا تھا لیکن اس کے لہجے سے گنوار پن نہیں جھلکتا تھا۔ ریوالور جس انداز میں پکڑا ہوا تھا اس سے ظاہر تھا کہ وہ اسے استعمال کرنے میں نہ صرف ماہر ہے بلکہ عمران کی ذرا سی حرکت پر استعمال کرنے سے بھی دریغ نہیں کرے گا۔

"منہ دوسری طرف پھیر کر کھڑے ہو جاؤ۔" حکم دیا گیا۔

عمران نے خاموشی سے اس حکم کی تعمیل کی۔ وہ دیکھنا چاہتا تھا کہ معاملہ کیا ہے۔ ان دنوں راوی اس کے لئے چین ہی چین لکھ رہا تھا لیکن یہ کوئی نیا ہی معاملہ دکھائی دیتا تھا۔ عمران خاموش کھڑا رہا۔

ریوالور والا عمران کے قریب آیا۔ نال اس نے عمران کی کمر سے دور رکھی اور اس کی تلاشی لینے لگا۔

"کوئی حرکت نہ کرنا" دوبارہ وارننگ دی گئی۔

وہ واقعی ایک ہوشیار آدمی تھا۔ اس نے ریوالور کو عمران کی پشت سے دور رکھا تھا۔ غالباً اسے عمران سے کسی بھی حرکت کی توقع تھی اور وہ اس کے لئے پوری طرح تیار تھا۔ ریوالور پشت سے لگ جائے تو آدمی جوڈو کے کسی بھی داؤ سے مجرم کو قابو میں رکھ سکتا ہے عمران نے دل ہی دل میں اس شخص کی ذہانت کو سراہا اور خاموش کھڑا رہا۔

"گدگدی ہو رہی ہے۔" عمران نے ہنسنا شروع کر دیا

"شٹ اپ۔" وہ شخص غرایا اور تلاشی لینے لگا۔

"لل۔ لیکن۔"

"بس اب میری طرف گھوم جاؤ" حکم دیا گیا۔

عمران نے پلٹ کر دیکھا۔ وہ شخص اب اس کے بالکل قریب تھا۔ وہ ایک جیم اور جوان تھا۔ اس نے بھورا ہیٹ پہن رکھا تھا جس کا گوشہ پیشانی پر اس حد تک جھکا ہوا تھا کہ ناک تک سایہ پڑ رہا تھا۔ اس کے ہاتھ میں اعلیٰ ساخت کا خوفناک ریوالور تھا۔

"کیا تم اپنی کار میں کہیں گھمانا چاہتے ہو۔؟" عمران نے خوش دلی سے کہا۔

اس آدمی نے خاموشی سے کار کا دروازہ کھولا اور دور ہٹ گیا۔ اس نے ریوالور والے ہاتھ سے اشارہ کیا۔ عمران آگے بڑھا۔ وہ خاموشی سے اس نوجوان کی ہر بات پر عمل کر رہا تھا۔ اور دل ہی دل میں مسکرا رہا تھا۔

عمران دیکھنا چاہتا تھا کہ وہ نوجوان اسے کہاں لے جانا چاہتا ہے۔ اس لیئے وہ خاموشی سے گاڑی میں بیٹھ گیا۔

کار میں دو آدمی اور بھی موجود تھے۔

ایک باوردی لیکن کٹھور چہرے اور مہرآنکھوں والا نوجوان تھا۔ دوسرا بھی نوجوان تھا۔ عمران کے بیٹھتے ہی کار کا دروازہ بند کر لیا گیا اور پھر اسے لاک کر دیا گیا۔

نوجوان نے دروازہ لاک کر کے عمران کی طرف دیکھا اور مسکرایا۔ اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔ اس کی آنکھیں ساکت تھیں۔ ان میں مسکراہٹ

کی چمک کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

"دروازہ میں نے احتیاطاً لاک کر دیا ہے تاکہ تم ہمیں داغ مفارقت نہ دے جاؤ۔ دوسرے نوجوان نے عجیب سے لہجے میں کہا۔

"احتیاط بڑی اچھی چیز ہے۔" عمران نے منہ چلا کر کہا۔" اگر تمہارے والدین نے احتیاط نہ کی ہوتی تو آج تم جیسے ناخلف بیٹے یوں سڑکوں پر مجھ جیسے آدمیوں کو اغوا کرتے پھرتے۔ خاندانی منصوبہ بندی کے دفاتر۔"

"شٹ اپ۔" نوجوان کا چہرہ یکایک غصّے سے سرخ ہو گیا۔ غالباً عمران کا یہ براہ راست حملہ اسے سخت ناگوار گزرا تھا۔

ان دونوں میں سے کسی نے ڈرائیور کو ہدایت نہیں دی۔ ڈرائیور کو منزل مقصود کے بارے میں غالباً پہلے سے علم تھا۔ اس نے جیسے ہی دروازہ مقفل ہوا گاڑی آگے بڑھادی۔ عمران نے دائیں بائیں دیکھ کر سمت ذہن میں محفوظ رکھنے کی کوشش کی۔ اسے حیرت تھی کہ انہوں نے اسے بے ہوش کیوں نہیں کیا۔

دوسرا نوجوان جو عمران سے ایک بار مخاطب ہو کر سخت جواب سن چکا تھا۔ ڈرائیور کے پہلو میں بیٹھا تھا مسلح نوجوان عمران کے برابر بیٹھا ہوا تھا۔ کار میں گہری خاموشی تھی۔ شیشے بند ہونے کی وجہ سے انجن کی گھڑگھڑاہٹ بھی سنائی نہیں دے رہی تھی۔

"زیادہ حیران ہونے کی ضرورت نہیں۔" اس نوجوان نے ایک بار پھر مسکرا کر کہا۔ غالباً عمران کی بات سے جو بدمزگی پیدا ہوئی تھی وہ اسے پی گیا تھا۔" اس ایک طریقے کے علاوہ ہمیں یقین نہیں تھا کہ تم ہمارے ساتھ آنے پر آمادہ

ہو جاؤ گے ۔"

"تم مجھے کہاں لے جا رہے ہو۔" عمران نے کہا۔

وہ نوجوان جواباً مسکراتا رہا۔

" اگر تم نے اپنے لئے خود ہی کسی مصیبت کو دعوت نہیں دی تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ کوئی نقصان نہیں اٹھاؤ گے۔" اس نے کہا۔

"میں پوچھ رہا ہوں کہ تم مجھے کہاں لے جانا چاہتے ہو۔؟"

"مسٹر زرناف تم سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔" اسی نوجوان نے جواب دیا اس کا لہجہ قطعی تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا تھا کہ وہ اس سے زیادہ کوئی بات عمران کو نہیں بتائے گا۔

زرناف کا نام عمران کے لئے نیا نہیں تھا۔ اس نام سے اس وقت ملک کا ایک بھی آدمی واقف نہیں تھا۔ زرناف روسی تھا لیکن اس نے عمران کے ملک میں اپنی کاروباری ساکھ اس حد مستحکم کر لی تھی کہ کبھی کبھی وہ حکومت کے فیصلوں کو بھی بدلنے پر مجبور کر دیتا تھا۔

بزنس پر وہ کسی سائے کی طرح چھایا ہوا تھا۔ حکومت کی کاروباری پالیسی اس کی مخالفت میں نہیں چل سکتی تھی۔ اس سے شدید بحران پیدا ہونے کا خطرہ پیدا ہو جاتا تھا اس نے سب مجبور تھے اور بڑی حد تک اس کے سامنے بے بس تھے۔

عمران نے زرناف کی زندگی کے حالات کا مطالعہ کیا تھا۔

اس نے معمولی حیثیت سے کام شروع کیا تھا اور پھر اس نے اس قدر

محنت کی کہ رفتہ رفتہ کاروبار پر چھا گیا۔ اس نے اپنی ابتدائی زندگی میں رقم حاصل کرنے کے لیئے ہر جائز اور ناجائز طریقہ اختیار کیا تھا۔

عمران جانتا تھا کہ زرناف کی کمائی کا پہلا ایک لاکھ روپیہ خون آلود ہے۔ اس نے اسے ہر قانونی وغیر قانونی ذریعے سے حاصل کیا تھا اور بالآخر اس نے اپنا کاروبار اس حد تک پھیلا لیا کہ اب وہ ملکی معیشت پر اثر انداز ہو سکتا تھا۔ غیر ملکی ہونے کے باوجود اس ملک کی اہم ترین شخصیتوں میں سے ایک تھا۔

عمران حیران تھا کہ زرناف اس سے کیوں ملنا چاہتا ہے۔ اگر وہ اسے بلاتا تو وہ یوں بھی اس سے مل لیتا لیکن رات کے ایک بجے اس طرح زبردستی بلانے پر عمران کو غصے سے زیادہ حیرت کا احساس ہو رہا تھا۔

کار تیزی سے چل رہی تھی۔

ریوالور والا نوجوان اس کی طرف سے بالکل لاپرواہ نہیں ہوا تھا۔ ڈرائیور نے ایک بار بھی عمران کی طرف دیکھنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی۔ وہ پتھر کے مجسمے کی طرح خاموشی سے ڈرائیو کر رہا تھا۔ اس کے انداز سے ظاہر ہوتا تھا۔ جیسے اسے یہ معلوم ہی نہیں کہ اس کے آس پاس کیا ہو رہا ہے۔

زرناف نے ملکی حالات کے تحت عجیب پالیسی اختیار کی تھی۔ روسی ہونے کے باوجود وہ عوام میں بے پناہ مقبول تھا۔ اس کی سب سے بڑی وجہ زرناف کے وہ سماجی کارنامے تھے۔ جن سے عوام کو بے پناہ فائدہ پہنچ

رہا تھا۔

عمران نے اپنا جسم ڈھیلا چھوڑ دیا۔

اس کے پاس خاموشی سے وقت کا انتظار کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں تھا رفتہ رفتہ اس کا غصہ اور بے صبری کی حالت فرو ہوتی چلی گئی اور وہ سوچنے لگا کہ آخر نرناف نے اسے کیوں بلایا ہے۔ اور پھر یہ طرزِ عمل کیوں اختیار کیا ہے؟"

سیاہ نیلے کار تیزی سے دارالحکومت کی ویران سڑکوں پر دوڑ رہی تھی۔ پل سے گزر کر ڈرائیور نے گاڑی کو سیدھے ہاتھ موڑ لیا۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔ وہ جانتا تھا کہ اسی سمت زرناف کی وہ شاندار عمارت ہے۔ جس کو ملک کی سب سے زیادہ منزلوں والی عمارت ہونے کا شرف حاصل تھا۔

زرد چاند آسمان پر چمک رہا تھا۔

پیلی پیلی چاندنی نے ماحول کو اداس اور عجیب بنا دیا تھا۔ زرد چاند کار کے اوپر آسمان پر دھیرے دھیرے ان کے ساتھ ہی سفر کر رہا تھا۔ عمران کی آنکھوں سے نیند کوسوں دور تھی اور اس کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔

بالآخر کار منزل مقصود پر پہنچ گئی۔

کار سیدھی گیراج کی طرف گئی اور رک گئی۔

گیراج کا دروازہ گاڑی کے اندر آتے ہی بند ہو گیا اب کار گیراج میں بند ہو گئی تھی۔ کار کا دروازہ غیر مقفل کیا گیا اور دراز قامت آدمی ریوالور سنبھالے نیچے اترا۔ ڈرائیور اور اس کا ساتھی بھی نیچے اتر آئے۔

گیراج میں روشنی ہو رہی تھی۔ عمران نے اس کشادہ گیراج میں ایک دروازہ دیکھا جس پر لفٹ لکھا ہوا تھا۔ عمران بھی گاڑی سے نیچے اتر آیا۔

وہ لفٹ میں سوار ہو گئے۔

عمران ان دونوں جسیم نوجوانوں کے درمیان تھا۔ ڈرائیور گیراج میں ہی رک گیا تھا۔ بٹن دبا دیا گیا۔ عمران نے نمبر بورڈ کی طرف دیکھا۔

لفٹ نے اٹھنا شروع کر دیا تھا۔

عمران نمبر دیکھتا رہا۔ جب ان کی لفٹ رکی تو عمران نے بورڈ پر چودہ کا ہندسہ روشن دیکھا۔ دروازے کھل گئے۔ ایک نوجوان جس نے ریوالور اس وقت بھی تھام رکھا تھا پیچھے ہٹ کر باہر نکلا۔ دوسرے نے عمران کو ٹہوکا دیا۔

عمران باہر نکلا تو اسے ایک کشادہ کوریڈور کی طرف چلنے کا اشارہ کیا گیا۔

"ادھر چلو" مسلح نوجوان نے کہا۔"

عمران نے کوریڈور میں چلنا شروع کیا۔ ان کا سفر ایک ایسے کمرے کے سامنے ختم ہوا جس پر انگریزی حرف "آئی" لکھا ہوا تھا۔

"دروازہ کھولو اور اندر چلے جاؤ"

عمران نے حکم کی تعمیل کی۔ اس نے دروازہ کھولا اور قدم اندر رکھا۔ اس کے عقب میں دروازہ بند ہو گیا۔ اس وقت وہ کمرے میں بالکل تنہا تھا۔ عمران نے اندر داخل ہوتے ہی اس شخصیت کو دیکھ لیا جس کی تصویر اس کے ذہن میں نقش تھی۔

وہ کرسی پر بیٹھا تھا۔ چمڑے کی یہ کرسی ایک بورڈ ڈیسک کے عقب میں کھڑکی کے قریب تھی۔

عمران نے عقب میں دیکھا۔ دروازہ مضبوطی سے بند ہو گیا تھا۔ ممکن ہے انہوں نے اسے باہر سے مقفل بھی کر دیا ہو۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا زرناف کے مارسیا ہاؤس میں اس وقت وہ زرناف کے سامنے کھڑا تھا۔

اس کے ذہن میں نوجوان کا جملہ گھوم گیا کہ مسٹر زرناف تم سے ملاقات کرنا چاہتے ہیں۔ وہ یہ سوچنے پر مجبور ہو گیا کہ کہیں اس کے ساتھ مذاق تو نہیں کیا گیا۔

زرناف اس وقت جس حالت میں تھا وہ عمران تو کیا دنیا کے کسی بھی آدمی سے ملاقات نہیں کر سکتا تھا۔ اس کی کنپٹی میں گولی کا سوراخ تھا اور وہ حتمی طور پر موت کی گہری نیند سو رہا تھا۔

عمران نے ایک طویل سانس لیا۔

وہ ڈیسک کی طرف آہستگی سے بڑھا۔ وہ حیران تھا کہ اسے مردہ زرناف کے پاس کمرے میں مقید کرنے کا کیا مقصد ہو سکتا ہے۔ ایک خیال

نے اسے روک دیا۔ وہ جہاں تھا وہیں ٹھہر گیا۔

اس کی چھٹی حس کہہ رہی تھی کہ اس کمرے میں لاش کے ساتھ وہ تنہا ہے۔ وہاں کوئی تیسرا آدمی بھی موجود تھا۔

اس کمرے کا ایک دروازہ اور بھی تھا۔ اس دروازے پر فیبرک کا پردہ تھا۔ اور اس پردے کی اوٹ میں ایک طویل القامت آدمی کھڑا تھا۔ اس کا چہرہ پردہ کی وجہ سے سائے میں تھا۔

وہ بالکل بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ اس کی آدھ کھلی آنکھیں عمران پر جمی ہوئی تھیں۔ عمران کی نگاہ جیسے ہی اس شخص پر پڑی وہ ٹھٹھک گیا۔ یہ ایک انتہائی دبلا پتلا آدمی تھا۔ جسے عمران نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ اس کا چہرہ لمبوترا تھا اور چہرے سے درشتگی کا احساس ہو رہا تھا۔ اس کی آنکھیں سفاک درندے کی مظہر تھیں۔

وہ دروازے سے اندر داخل ہوا۔

نو وارد چھڑی کے سہارے چل رہا تھا۔ واکنگ کی ٹک ٹک کے درمیان وہ جب سامنے آیا تو عمران نے اس کی ڈنڈوں جیسی پتلی ٹانگیں دیکھیں۔ اس کا چہرہ جھریوں سے بھرا ہوا تھا۔ عمران نے اس کی عمر کا اندازہ چالیس اور پچاس کے درمیان لگایا۔ یہ بھی ایک غیر ملکی تھا۔

جب وہ عمران سے مخاطب ہوا تو اس کی آواز سانپ کی پھنکار سے مشابہہ تھی۔ اس کا لہجہ سخت اور تحکمانہ تھا۔

"میں زرناف ہوں۔" اس نے کہا۔ "ایکسی زرناف۔ اور غالباً تم علی عمران ہو"

ہو۔ پولیس انفارمر اور ڈائریکٹر جنرل رحمان کے بیٹے۔؟"

" عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔"

یہ میرے باپ کی لاش ہے " اس نے کہا۔" اور تمہیں اسی مسئلے کو حل کرنے کے لئے یہاں لایا گیا ہے۔"

عمران کا حلیہ اس وقت دیکھنے کے قابل تھا۔

"اس نے عجیب نگاہ سے زرناف کے بیٹے کی طرف دیکھا اور زہریلے انداز میں کہا" معاف کرنا میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔ اس مسئلے کا مجھ سے کیا تعلق ہے۔؟"

" میرا باپ مر چکا ہے، یہ بات تو تمہیں صاف نظر آ رہی ہے۔ اس وقت تم جہاں کھڑے ہو وہاں سے تمہیں جو بات نظر آ رہی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے ہاتھ میں ایک ریوالور ہے اور آستین پر بارود کے دھبے ہیں۔ اس طرح محسوس ہوتا ہے جیسے اس نے خودکشی کی ہے یا پھر یہ قتل کا کیس ہے کم از کم میرا تو یہی خیال ہے۔"

ایکسی کچھ اس انداز میں اپنے باپ کی موت کا تذکرہ کر رہا تھا۔ جیسے وہ کسی سنگین مسئلے کی بجائے محض موسم پر خیال آرائی کر رہا ہو۔

"اس ملک میں ایسے بہت سے لوگ ہیں۔ جو میرے باپ کو مردہ دیکھنا چاہتے تھے۔ تمہیں یہ معلوم کرنا ہے کہ یہ ان میں سے کس کی حرکت ہے۔ اور اس کام کے لئے تمہیں صرف اڑتالیس گھنٹے دے سکتا ہوں۔

عمران جو رات کے ایک بجے اس طرح اغوا کر کے لائے جانے پر غصے سے بھرا ہوا تھا۔ اب نمایاں طور پر غصے سے کانپنے لگا۔ اسے شاید اپنی پوری زندگی میں اتنا غصہ نہیں آیا تھا۔

مجھے تم سے یا تمہارے باپ سے کوئی دلچسپی نہیں ہے" وہ غرایا۔

ایکسی نے گہری نگاہ سے عمران کی طرف دیکھا اور اس کے ہونٹوں پر زہریلی مسکراہٹ رقصاں ہوگئی جیسے وہ عمران کی اس بات کو کسی بچے کی بڑ سمجھا ہو۔

"تمہیں اس معاملے میں دلچسپی لینی پڑے گی مسٹر عمران۔ میں ہر کام اپنی مرضی اور اپنے مخصوص طریقہ کار سے کروانے کا عادی ہوں۔ یہ میرا ذاتی اور گھریلو معاملہ ہے تمہیں جو کچھ کرنا ہے وہ میں بتا چکا ہوں اور تمہیں ایسا کرنا پڑے گا۔ اس کے لئے تمہیں اتنا معاوضہ دیا جائے گا کہ تم تصور بھی نہیں کر سکتے۔ اب میں اس سلسلے میں مزید کوئی بات نہیں کروں گا۔

"حالانکہ اس سلسلے میں ابھی بہت سی باتیں ہوں گی" عمران نے جارحانہ لہجے میں کہا۔ اس کا غصہ اپنے نقطہ عروج پر پہنچ گیا تھا۔ تم اپنا تعارف کروا چکے ہو لیکن تم مجھے یہ حکم نہیں دے سکتے کہ فلاں کام کرو اور فلاں کام نہ

کرو۔ میں خود کو اس طرح گلیوں سے اٹھوایا جانا پسند نہیں کرتا۔ سچ پوچھو تو تمہارے وہ کراۓ کے غنڈے مجھے یہاں نہیں لا سکتے تھے۔"

"تو پھر تم یہاں کیسے نظر آ رہے ہو۔؟"

"میں صرف یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ معاملہ کیا ہے۔"

"گویا تم یہاں اپنی مرضی سے آئے ہو۔؟"

"ہاں۔ اور میں اپنی مرضی سے جا بھی سکتا ہوں۔" عمران نے حقارت سے کہا۔" کیا تم مجھے روکنے کے لئے ان گندے گینڈوں کو بلا رہے ہو جنہوں نے مجھے ریوالور دکھا کر اغوا کیا تھا۔"

ہکیسی کی آنکھیں سرخ ہو گئیں۔ غالباً وہ اس قسم کے طرز تخاطب کا عادی نہیں تھا۔ اس نے گھنٹی بجائی۔ دروازہ کھلا اور وہی دونوں نوجوان اندر داخل ہوئے جو عمران کو اغوا کر کے لا رہے تھے۔

"یہ شخص اپنی مرضی سے آیا تھا۔ ہکیسی نے عمران کی طرف اشارہ کیا۔" اور اب یہ اپنی مرضی سے جانا چاہتا ہے۔

ان دونوں نے عمران کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔

دونوں آگے بڑھنے لگے۔

عمران کی آنکھوں میں کھلنڈرے بچے کی سی چمک آگئی۔ وہ خاموش کھڑا رہا دونوں اس کے دائیں بائیں کچھ فاصلے پر رک گئے۔

"کیا تمہارے پاس ان دونوں کے لئے اسپیئر پارٹس موجود ہیں۔؟" عمران نے کہا اور ان میں سے ایک جوشیلے انداز میں عمران کی طرف بڑھا۔ عمران خاموش

کھڑا اس کا منتظر رہا۔ اس نے گھونسہ لہرایا جو ہوا میں گھوم گیا۔ عمران اس کی کشادہ ٹانگوں میں سے نکل کر دوسرے کے سامنے جا کھڑا ہوا تھا۔

اس کا گھٹنا دوسرے نوجوان کی رانوں کے عین درمیان میں پڑا۔ وہ ایکائی لینے کے انداز میں جھکا تو دوسری چوٹ اس کی ٹھوڑی پر پڑی۔ وہ پلٹ کر گرا تو پہلا سنبھل کر عمران کے سر پر پہنچ چکا تھا۔

عمران نے پوری قوت سے ایک گھونسہ اس کے پیٹ میں مارا۔ وہ ذرا سا لڑکھڑایا عمران نے اس لڑکھڑاہٹ سے فائدہ اٹھاتے ہوئے ایک فلائنگ کک لگائی جس نے اس نوجوان کو اٹھا کر دیوار سے دے مارا۔

وہ دیوار سے ٹکرایا تو اس کی کھوپڑی کا عقبی حصہ دیوار سے اس زور کے ساتھ لگا کہ سر جھٹکنے کے باوجود خود کو سنبھال نہ سکا۔ رہی سہی کسر عمران کی اس ٹھوکر نے پوری کر دی جو اس نوجوان کی کھوپڑی پر پڑی تھی۔

عمران کو سنبھلنے میں اگر ذرا سی بھی دیر ہو جاتی تو دوسرا نوجوان اسے بازوؤں میں جکڑنے میں کامیاب ہو گیا ہوتا۔ اس نے عمران کی گردن کو جکڑنے کی کوشش کی تھی عمران پھرتی سے بیٹھ گیا۔

وہ جھکا تو عمران جلدی سے کھڑا ہو گیا۔

یہ کھڑا ہونا ہی اس دوسرے نوجوان کے لئے قیامت خیز ثابت ہوا۔ عمران کا سر پوری قوت سے اس کی ٹھوڑی سے ٹکرایا تھا۔ اس کے حلق سے کراہ نکل گئی پہلے نوجوان کی طرف سے تو عمران مایوس ہو چکا تھا کیونکہ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ البتہ اس نے اس دوسرے نوجوان کی پوری طرح

سا منہ بنا کر لیا تھا۔

اتفاق سے یہ وہی نوجوان تھا جو اس پر ریوالور تانے کھڑا۔

اس کی آنکھیں سرخ ہو رہی تھیں اور باچھوں سے جھاگ نکل آئی تھی عمران اس سے بھڑ گیا۔ اب ان کے درمیان کچھ ایسی جنگ ہو رہی تھی جو صرف دیوانے بھینسوں کے درمیان ہی ممکن تھی۔

چند منٹ میں ہی اس نوجوان کا چہرہ آثارِ قدیمہ بن گیا۔ ان کھنڈرات میں اب اس کی اصلی شباہت کا نام و نشان تک نہیں تھا۔

نوجوان کے قدم جلد ہی اکھڑنے لگے۔ وہ گدھے کی طرح ہانپ رہا تھا۔

"کوئی اور بھی بیسمنٹ میں رکھا ہوا ہے تو بلا لو۔" عمران نے ہاتھ لہرا کر کہا۔ "میں اس وقت تمہارے تمام پالتو جانوروں کو دیکھنے کے موڈ میں ہوں اور اگر تم نے ایسا نہیں کیا تو پھر خود ہی تیار ہو جاؤ۔"

"بس کرو۔" الکیسی غرایا۔ "یہ کھیل بند کرو۔"

"جاری رہنے دو۔" عمران مسکرایا۔ "کون سا کرایہ مانگ رہا ہوں۔"

نوجوان ایک طرف کرسی سے لگ کر کھڑا ہو گیا۔ اس کی آنکھوں پر اتنی چوٹیں لگی تھیں کہ اسے دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ اس کی آنکھیں سوزش کی وجہ سے بند ہو چکی تھیں عمران نے اس کے ٹخنوں پر ٹھوکریں مارتے ہوئے کہا۔ "کیوں بے۔ کیا لونڈیا سمجھ کر اٹھانے چلے آئے تھے۔ اب آؤ گے کبھی میری طرف۔؟"

اس نوجوان نے انکار میں گردن ہلا دی۔ یہ فاش شکست تھی۔ اس کا

صاف مطلب تھا کہ اب عمران سے مقابلہ کرنے کی ہمت نہیں رکھتا۔

ایکسی کا مارے غصّے کے عجیب حال تھا۔ اس نے ریوالور نکال کر ہاتھ میں لے لیا وہ غصّے سے تھر تھر کانپ رہا تھا۔

"میں تمہیں گولی مار دوں گا۔" وہ غرّایا۔

"پہلے ان دونوں کو یہاں سے رخصت کر دو پھر یہ بھی آزما لو۔" عمران نے تاؤ دلانے والے انداز میں کہا۔

ایکسی غالباً بالکل ہی کھسک گیا تھا۔ اس نے زخمی نوجوان سے کہا کہ بیہوش ساتھی کو اٹھا کر اس کی آنکھوں کے سامنے سے دور ہو جائے۔

ان کے جاتے ہی وہ سانپ جیسی بے حس و حرکت اور چمک دار آنکھوں سے عمران کو گھورتا رہا۔ پھر اس نے کہا۔ "تم کام کر رہے ہو یا نہیں۔؟"

"تمہارے باپ کا نوکر نہیں ہوں۔" عمران مسکرایا۔

"دھائیں۔" اس نے فائر جھونک مارا۔ عمران نوٹر ٹیگر پر انگلی کا دباؤ سخت ہوتے ہی وہ جگہ چھوڑ چکا تھا۔ ایکسی نے حیرت اور غیر یقینی انداز سے عمران کی طرف دیکھا اور پھر اس نے پے در پے تین فائر کئے۔

سنگ آرٹ کا مظاہرہ اس بار بھی عمران کو صاف بچا لے گیا۔

ایکسی نے ریوالور کی طرف دیکھا اور پھر اسے جیب میں ڈال لیا۔

"دوسرا منگوا لو۔" عمران نے مشورہ دیا۔

"تم دلچسپ آدمی ہو۔" ایکسی نے کہا اور گہری نگاہ سے عمران کا جائزہ لیا۔ اس کام کے بعد میں تمہارے بارے میں خصوصیت سے سوچوں گا۔

"اپنی کسی نوجوان لڑکی کی زندگی خراب کرنے کا مت سوچنا"

"وہاٹ۔۔؟"

"میں شادی وغیرہ سے بہت ڈرتا ہوں۔ صاف جواب دے دوں گا۔"

ایکسی نے خاموشی سے اثبات میں سر ہلایا جیسے وہ عمران کی اس بات کو سمجھ گیا تھا" ان سب باتوں کے باوجود تمہیں میرا کام کرنا ہوگا۔" اس نے سخت لہجے میں کہا۔" اپنے باپ کے بعد اس کاروبار کا میں بلاشرکت غیرے مالک ہوں۔ اگر تم نے انکار کیا تو میں اس ملک کے لئے ایسی معاشی پریشانیاں پیدا کر دوں گا کہ تم لوگ ایڑیاں رگڑ رگڑ جاؤ گے۔"

عمران کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجنے لگی۔ ایکسی اس وقت پاگل پن کی انتہا پر تھا اور اس سے کسی بھی شیطانی فیصلے کی توقع کی جا سکتی تھی۔ اس نے جو بات کہی تھی اس سے عمران کو بھی انکار نہیں تھا۔

"لیکن یہ پولیس کا کام ہے اور تم اس ادارے سے بلا معاوضہ کام لے سکتے ہو؟"
عمران نے کہا۔ اسے حیرت تھی کہ ایکسی بطور خاص اسی سے کیوں تفتیش کروانا چاہتا ہے۔

"میرا باپ مر چکا ہے تم باہر کے وہ واحد آدمی ہو جسے اس کی موت کے بارے میں علم ہے۔ ہر وہ آدمی جو اس معاملے میں میرا رازدار ہے وہ مکمل طور پر قابلِ اطمینان اور قابلِ اعتماد ہے۔"

اس کا لہجہ مزید سخت ہو گیا۔

"اگر تم نے انکار جاری رکھا تو میں سمجھ لوں گا کہ تم قابلِ اعتماد نہیں ہو۔ ایسے

میں تمہارا منہ بند کرنا پڑے گا اور تم جانتے ہو کہ منہ عارضی طور پر بند نہیں کئے جاتے۔"
دھمکیاں دے کر اپنی انرجی تباہ نہ کرو۔
بہر حال۔ تم اس قوم کی تباہی کے ذمہ دار بھی ہو گے۔"
"ٹھیک ہے" عمران نے ایک طویل سانس لے کر کہا اور کمرے میں ٹہلنے لگا۔" مجھے حقائق سے آگاہ کرو۔ مجھے بتاؤ کہ اس معاملے کی تفتیش اس قدر رازداری سے کرنے کی کیا ضرورت ہے۔ جبکہ تمہیں معلوم ہے کہ تمہارا باپ واقعی مر چکا ہے۔"
"ایکسی زرناف نے ایک طویل سانس لی۔" مجھے خوشی ہے نوجوان کہ تم نے بالآخر عقل سے کام لے کر میری بات ماننے کا فیصلہ کر لیا ہے۔"
"میں نے ابھی تک کوئی فیصلہ نہیں کیا" عمران نے منہ ٹیڑھا کر کے کہا۔
ایکسی نے کندھے اچکائے۔ وہ کرسی سے کھڑا ہو گیا۔ آہستہ آہستہ چل کر وہ ڈیسک کے قریب پہنچا اور اس سے ٹیک لگا کر لاش کو غور سے دیکھنے لگا۔
"یہ ایک سادہ سی بات ہے۔" اس نے کہا۔" اگر یہ خبر اس وقت عام ہو جائے کہ زرناف نے خودکشی کی ہے تو صبح تمہارے ملک کا اسٹاک ایکسچینج تباہ ہو جائے گا۔"
عمران نے طویل سانس لی۔ اب معاملہ کچھ کچھ اس کی سمجھ میں آ رہا تھا۔ زرناف کے بیٹے نے نگاہ اٹھا کر عمران کی طرف دیکھا۔" یہی وجہ ہے کہ کسی کو میرے باپ کی موت کا علم نہیں ہوا اسی وجہ سے میں نے پولیس کو طلب نہیں

کیا ۔ اتفاق سے اس فرم کے ملازمین نے بڑی سمجھ داری سے کام لیا تھا ۔ انہوں نے راز داری سے اس حادثے کی مجھے اطلاع دی اور میں نے فوراً ہی فیصلہ کر لیا کہ کیا ہونا چاہیے ۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ ڈیڈی کو قتل کیا گیا ہے ۔ میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ ایسا کیوں کر ہوا ہے ۔ میں اس بات کو اڑتالیس گھنٹوں تک راز میں رکھ سکتا ہوں ۔ اس دوران میں تمہیں قتل کا مقصد ، قتل کا طریقہ اور قاتل ، تینوں کا پتہ لگانا ہے ۔ ہماری فرم کے اسٹاک ایکسچینج پر قتل کے اثرات بہت معمولی ہوں گے ۔ اور معاملہ سنبھالا جا سکتا ہے ۔"

عمران بجواب تک سینکڑوں بار ناگوار صورتِ حال سے دوچار ہوا تھا اور کبھی نہیں گھبرایا تھا ۔ ایکسی کے اس اندازِ فکر پر دل ہی دل میں کانپ گیا ۔ اس بے رحم اور سفاک آدمی نے اسے خوف زدہ کر دیا تھا ۔ اس نے اپنے خشک ہونٹوں پر زبان پھیری اور انہیں تر کیا ۔

" اور اگر یہ معاملہ واقعتاً خودکشی ہی ثابت ہوا تو کیا ہوگا؟ کہہ چکے ہو کہ بظاہر یہ خودکشی کا کیس دکھائی دیتا ہے ۔ یہ بات میں بھی دیکھ رہا ہوں ۔ میں لاش کے ہاتھ میں ریوالور دیکھ رہا ہوں ۔ اس کی آستین پر بارود کے دھبے بھی موجود ہیں ۔ اگر یہ خودکشی کا کیس ہی نکلا تو پھر کیا ہوگا ۔ ؟"

" اس نے خودکشی نہیں کی ہے ۔" ایکسی نے اصرار کیا " یہ ایسا نہیں کر سکتا تھا ۔ میں تمہیں بتا چکا ہوں کہ قتل اسٹاک ایکسچینج پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوگا ۔ بلکہ ممکن ہے اس سے فرم کو کچھ فائدہ ہی پہنچے لیکن خودکشی کا معاملہ اسے تباہ کر دے گا ۔ اس کا مطلب ہے کہ چاہے معاملہ یا حقائق کچھ ہی کیوں نہ

ہوں یہ قتل کا کیس ہے۔ میں ہر حال میں ایک عدد قاتل کو پولیس کے حوالے کر دینا چاہتا ہوں "

" لیکن میں حقائق کو تو نہیں بدل سکتا "

" تمہیں ان حقائق کو بدلنا پڑے گا "

الکسزنانف کا چہرہ کسی درندے کا چہرہ دکھائی دینے لگا۔

" مجھے ایک زندہ یا مردہ قاتل کی ضرورت ہے۔ اگر قاتل مردہ ہے تو بھی اس کا لکھا اقرار نامہ لا کر دو۔ اس کے علاوہ کوئی چارہ نہیں ہے۔ میں اس سلسلے میں بالکل نقصان برداشت نہیں کر سکتا۔ تمہیں اندازہ نہیں کہ اس معاملے کا خودکشی ثابت ہونا کس قدر مالی نقصان کا باعث ہے "

عمران خاموش رہا۔ ایجیسی کی آواز بلند تھی۔

" تمہیں اس سلسلے میں جس قسم کی مدد درکار ہو وہ ضرور ملے گی تمہیں اس کام کی تکمیل کے بعد بے اندازہ معاوضہ دیا جائے گا۔ لیکن مجھ سے دھوکہ کرنے کی کوشش نہ کرنا۔ یہ دنیا اتنی بڑی نہیں ہے کہ تم دھوکہ دینے کے بعد میری نگاہ سے روپوش ہو سکو۔

عمران نے سوگوار انداز میں سر ہلایا۔

" اس معاملے کو نمٹانے کے لئے تم کیا طریق کار اپناتے ہو۔ یہ تمہارا کام ہے۔ تمہیں بس وہی ثابت کرنا ہے جو میں چاہتا ہوں۔ کیا تم میری بات سمجھ رہے ہو؟ یہاں جو بھی حادثہ ہوا ہے۔ میرے باپ نے خودکشی کی ہے یا نہیں۔ تمہیں دونوں ہی حالتوں میں میرے لئے ایک قاتل تلاش کرنا ہے "

"اگر اپنے باپ کے قاتل تم خود ہی نکلے مسٹر ایکسی۔؟"

"نان سنس۔ میں قاتل نہیں ہوں"

"قاتلوں کے سروں پر سینگ نہیں ہوتے"

"بہر حال۔ میں تمہیں اپنے فیصلوں سے آگاہ کر چکا ہوں" ایکسی نے کہا اور خاموش ہو گیا۔ اس کا لہجہ حتمی تھا اور اس کی آنکھوں سے سرد مہری جھلک رہی تھی۔ عمران بھی خاموش ہو گیا۔

وہ گہری سوچ میں ڈوب گیا تھا۔

عمران کا حلق خشک ہو رہا تھا۔ اسے اپنے حلق میں کانٹے سے محسوس ہو رہے تھے۔ اور چبھن اسے پریشان کر رہی تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ان سب باتوں کا وہ کیا جواب دے۔ آخر وہ ایک پاگل آدمی کو کیا جواب دے سکتا تھا۔ اس کے سامنے اس وقت جو آدمی تھا اسے دولت کی ہوس نے دیوانہ کر دیا تھا۔

اسے زرناف کے مرنے کے بعد وہ قوت حاصل ہو گئی تھی جسے وہ تخریبی انداز میں استعمال کر کے عمران کے ملک کی معیشت کو تباہ کر سکتا تھا۔ اسے بے پناہ دولت ورثے میں مل رہی تھی اور وہ سراپا شیطان بن گیا تھا۔

عمران نے زرناف کی زندگی کا گہرا مطالعہ کیا تھا۔ اب اس سراپا شیطان سے کیا توقع کی جا سکتی ہے۔ جو اپنے باپ کی لاش کو چپکے سے نیلام کر رہا ہے۔

"میرے باپ نے خودکشی کی ہے یا نہیں۔ تمہیں ان دونوں ہی حالتوں میں ایک قاتل فراہم کرنا ہے۔" عمران کے ذہن میں بار بار انکیسی کا یہ جملہ گھوم رہا تھا۔

انکیسی ڈیسک سے ٹیک لگائے جھکا ہوا تھا اور ان تفکر آمیز لمحات کے دوران میں اس کی نگاہ مسلسل عمران پر جمی رہی تھی۔

اس نے ہاتھ بڑھا کر ایک پوشیدہ بٹن کو دبا دیا۔

"میں نے جو کچھ کہا ہے تم وہی کرو گے۔ کہیں تم مجھے کوئی نقصان پہنچانے کا ارادہ تو نہیں کر رہے ہو۔؟" اس کا لہجہ نرم تھا لیکن اس میں دیوانگی کی جھلکیاں نمایاں تھیں۔ اور عمران انہیں صاف محسوس کر رہا تھا۔

"کیا تم یہ کیس لے رہے ہو۔؟"

عمران کا ہاتھ بے اختیار اپنی پیشانی کی طرف اٹھ گیا۔ وہ یکایک خود کو بے پناہ تھکا تھکا سا محسوس کر رہا تھا۔ اسے اپنی ذہانت پر اعتماد تھا۔ لیکن انکیسی کی قوت سے وہ انکار نہیں کر سکتا تھا۔ وہ ایک ایسی طاقت کا مالک تھا جس کی بنیاد ہی شیطانی تھی۔ عمران جانتا تھا کہ انکیسی نے جو دھمکیاں دی ہیں وہ دیوانگی میں ان سے بھی آگے گزر جائے گا۔ اگر اس نے کیس نہیں لیا تو واقعی اس کے ملک کو ناقابل حل مسائل سے فوری طور پر دوچار ہونا پڑے گا۔ جس سے ایک طبقہ تو بالکل پس کر رہ جائے گا۔

اگر اس وقت زرناف کی خودکشی کی خبر کسی طرح پولیس تک پہنچ جائے تو اس فرم کے حصہ داروں کو کروڑوں کا نقصان ہو گا۔ اس نقصان کے بعد انکیسی کی انتقامی کارروائی واقعی ملکی معیشت کو بحران کا شکار کر دے گی۔

ایجیی جو کچھ کر رہا تھا اس میں کوئی غیر منطقی یا ناقابلِ فہم بات نہیں تھی۔ اس کی دھمکیاں اپنی جگہ درست تھیں۔ اس کے باپ نے بھی اس سے کیا کم کیا تھا۔ کہ اسے ایجیی سے کسی بہتری کی توقع ہو سکتی تھی۔

سب سے بڑھ کر یہ کہ اگر وہ اس کیس کو ہاتھ میں لینے سے انکار کر دیتا ہے تو اس سے ایجیی کی صحت متاثر نہیں ہوگی۔ وہ کسی بھی طرح پولیس کو خرید لے گا۔ اس کے لئے یہ کام کوئی دوسرا بھی کر سکتا ہے لہذا بہتر ہے کہ اس بہت بڑے معاملے کو وہ یوں خالی نہ جانے دے۔

عمران نے پیشانی سے ہاتھ ہٹا لیا۔

"ہاں" اس نے تھکن سے بھرپور لیکن چٹانی لہجے میں کہا "میں اس کیس کو لے رہا ہوں۔"

عمران کے چہرے پر شکست کی علامات نمایاں تھیں۔ تھکن سے اس کا خوبصورت چہرہ مرجھا گیا تھا۔ اس نے دل ہی دل میں فیصلہ کر لیا تھا کہ چاہے کچھ ہی کیوں نہ ہو ایجیی کی ہر بات کو بلا تردد مانتا چلا جائے گا۔ ممکن ہے کام کے دوران میں اسے کوئی ایسی بات معلوم ہو جائے جس سے اس شیطانی حریف کو چت کیا جا سکے۔

عمران کے ذہن میں اس بات کا ہلکا سا بھی خیال موجود نہیں تھا کہ اگر زناف کا معاملہ خودکشی ثابت ہوا تو وہ بلاوجہ ہی کسی کی گردن پھانسی کے لئے تلاش کرنا شروع کر دے گا۔ لیکن وہ اس معاملے کو ہر حال میں دیکھنا ضرور چاہتا تھا۔ اسے اس معاملے میں کسی ذاتی نقصان کا تو بالکل اندیشہ نہیں تھا۔

انکیسی نے عمران کے فیصلے پر اثبات میں سر ہلا دیا۔

اس کے چہرے سے اطمینان جھلک رہا تھا۔ عمران کے جواب نے اسے مطمئن کر دیا تھا۔ اس نے چھڑی ایک دوبارہ فرش پہ ماری۔

وہ کسی بات کو گہرے انداز میں سوچ رہا تھا۔ پھر وہ اٹھا اور دروازے کی طرف چلنے لگا۔ یہ وہی دروازہ تھا جس سے عمران اس کمرے میں داخل ہوا تھا۔

سب کچھ انکیسی کی مرضی کے عین مطابق ہونے والا تھا۔ اس کے باپ کی موت کی تفتیش کے بعد نتیجہ خواہ کچھ ہی کیوں نہ نکلے اس کا مستقبل محفوظ تھا۔ اسے عمران کی اعلیٰ حیثیت کا اندازہ تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رحمان کی وجہ سے اور فیاض کی مدد کرتے رہنے کی وجہ سے عمران کی حیثیت ممتاز ہے۔ اس نے ایک بڑے لیکن غلط کام کے لئے بالکل ٹھیک آدمی کا انتخاب کیا تھا۔

انکیسی اس کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا۔ اسے معلوم تھا کہ عمران پولیس کو جو کچھ کہے گا پولیس اسے مان لے گی۔ اور عمران وہی کہے گا جو انکیسی خود چاہتا ہے۔

وہ طمانیت کے احساس سے مسکرایا۔ وہ دل ہی دل میں اپنی کامرانی پر مسرور تھا۔

"میرے فادر کی سیکرٹری ابھی کچھ دیر میں آ جائے گی۔ میں نے اسے فون کر دیا ہے۔ وہ تمہارے لئے مددگار ثابت ہوگی۔ عمان آئیل سیکورٹی برانچ کا چیف بھی ابھی آ جائے گا یہ دونوں تمہیں ان باتوں سے آگاہ کر دیں گے جو تم

معلوم کرنا چاہتے ہو"

دروازہ کھلا تو ایکسی قریب پہنچ چکا تھا۔

عمران نے دروازے کے فریم میں ایک خوبصورت عورت کھڑی ہے وہ ایکسی کو راستہ دینے کے لئے چند قدم دور ہٹ گئی۔

وہ ایک لمبی عورت تھی۔ اس نے سیاہ بزنس سوٹ پہنا ہوا تھا۔ ہائی نیک سفید بلاوز اسے خوب جچ رہا تھا۔ اس کا چہرہ دل کی شکل جیسا تھا۔ اس کے سنہرے بال چمک رہے تھے۔ عمران نے دل ہی دل میں یا ایکسٹو کا نعرہ لگایا۔ بڑے میاں نے واقعی بڑی حسین تتلی پال رکھی تھی۔

ایکسی اس عورت کے بالکل سامنے رک گیا۔ اس نے پلٹ کر عمران کی طرف دیکھا۔

" اس وقت سٹاف یہاں موجود ہے۔ تمہیں بھرپور تعاون ملے گا۔ میں تم سے دوپہر کے وقت ملوں گا۔ اور ذاتی طور پر تمہاری پہلی رپورٹ بالمشافہ سنوں گا۔"

وہ آگے بڑھا اور اس عورت کی طرف ایک نگاہ ڈالے بغیر نگاہ سے اوجھل ہوگیا۔ عورت جلدی سے اندر آگئی۔ اس نے دروازہ بند کر دیا اور عمران کے سامنے کھڑی ہوگئی۔ خالی کوریڈور میں باہر ایکسی کی چھڑی کی ٹک ٹک اب رفتہ رفتہ معدوم ہوتی جا رہی تھی۔ عمران کا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔

عورت کے چہرے پر کھچاؤ کے تاثرات تھے۔

"میرا نام فرینہ ہے۔" اس نے کہا۔ "میں مسٹر زرنات کی سیکرٹری تھی۔" اس کی نگاہ لاش کی طرف اٹھی لیکن اس نے جلدی سے توجہ ہٹالی۔

"ہم بات چیت کے لئے کہاں جا سکتے ہیں۔" عمران نے کہا "کوئی ایسی جگہ یہاں یقیناً ہو گی جہاں ہم۔" عمران اس وقت بار کے اس کمرے کی طرف بڑھ رہا تھا۔ جس کے دروازے میں ایکسی کھڑا اس کا منتظر تھا۔

"یہ میرا کمرہ ہے۔" فرینہ نے جلدی سے کہا۔

عمران رک کر اسے گھورنے لگا۔

"میرا مطلب تھا کہ ہم بات چیت کے لئے اس کمرے کو استعمال کر سکتے ہیں۔" وہ یہ کہہ کر آگے بڑھی۔ اس کمرے میں دبیز قالین تھا۔ کریم کلر کا یہ قالین بے پناہ قیمتی تھا۔ عمران ٹخنوں تک قالین میں دھنستا ہوا آگے بڑھا۔ اس نے دوسرے کمرے میں پہنچ کر فرینہ کی طرف دیکھا۔ "اس کمپنی میں تم کسی اچھی پوزیشن کی مالک ہو۔؟"

"اس کمپنی میں۔؟" فرینہ نے کہا۔ "نہیں جناب میں صرف مسٹر زرناف کی سیکرٹری تھی۔" وہ خفیف سا مسکرائی۔ "شاید تم میرا کمرہ دیکھ کر حیثیت کا اندازہ لگا رہے ہو۔ یہ کمرہ واقعی ہی سجا ہوا اور انتہائی خوبصورت ہے لیکن یہ صرف ملاقاتیوں کے مزاج کو خوش گوار بنانے کے لئے ہے۔ مسٹر زرناف اپنے ملاقاتیوں پر اچھا اثر ڈالنا پسند کرتے تھے۔"

عمران نے ادھر ادھر دیکھا۔

"اس کمرے میں کوئی ٹائپ رائٹر دکھائی نہیں دیتا۔"

"نہیں۔" فرینہ نے کہا۔ "اس کی وجہ یہ ہے کہ میں صرف مسٹر زرناف کی ضروریات کا خیال رکھتی تھی۔ ان کے ملاقاتیوں کے لئے وقت دینا اور انہیں مسٹر زرناف

سے ملانا میری ذمہ داریوں میں سے ایک تھا۔ میں ان کے لئے آنے والی کالوں کو سنتی اور جواب دیا کرتی تھی۔ خطوط کے سلسلے میں ایک ذاتی کلرک ہے جو دوسرے کمرے میں بیٹھتا ہے۔"

عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"کیا تم مجھے ٹھیک ٹھاک بتا سکتی ہو کہ آج رات درحقیقت کیا ہوا تھا۔ ؟ جب یہ حادثہ ہوا تھا اس وقت تم کہاں تھیں۔ ؟"

"مسٹر زرناف جب یہاں ہوتے تھے تو میں یہیں رہتی تھی۔ میرا مطلب ہے مارلیسا ہاؤس ہی میں میرا قیام رہتا تھا۔"

عمران خاموش رہا۔ سیکرٹری نے خشک ہونٹوں کو زبان پھیر کر تر کیا اور عمران کی طرف دیکھنے لگی۔

پھر اس نے نگاہ جھکالی۔ عمران کی وجیہہ شخصیت اور رات کی تنہائی غالباً اس جوان عورت پر اثر انداز ہو رہی تھی۔ اس کے چہرے پر حیا کی سرخی پھیل گئی۔ جسے محسوس کر کے عمران احمقوں کی طرح دیدے نچانے کے علاوہ کیا کر سکتا تھا۔

"آج رات جب یہ حادثہ ہوا تو میں اوپر والی منزل پر تھی۔ اس وقت میں ڈائریکٹوریل سوئٹ میں تھی۔"

اس کی آواز میں ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہو گئی۔

"جب بھی کبھی مسٹر زرناف رات دیر تک یہاں دفتر میں مصروف رہتے تھے۔ تو ان کا قیام یہیں رہتا تھا۔ اوپر ایک شاندار دو کمروں پر مشتمل سوئٹ ہے۔ میں اس وقت اس سوئٹ میں موجود ان کی ضروریات کے مطابق اشیاء کی دیکھ بھال کر

رہی تھی ۔"

"اس وقت کیا بجا تھا ۔؟"

"گیارہ بجے کا وقت تھا ۔"

"کیا مسٹر زرناف نے تمہیں سوٹ کی ضروریات ۔"

"نہیں ۔ ان کے کہے بغیر ہی یہ بات میرے فرائض میں شامل تھی ۔"

"کیا تم وہاں تنہا تھیں ۔؟"

"یقیناً ۔" فریبہ نے تیزی سے جواب دیا ۔"

"ہوں تو تم اس وقت سوٹ میں بالکل تنہا تھیں اور اس وقت رات کے ٹھیک گیارہ بجے تھے ۔ یہی بات ہے نا ۔؟" عمران کا لہجہ معنی خیز تھا ۔

"ہاں ٹھیک گیارہ بجے ۔"

"پھر کیا ہوا تھا ؟"

"سوٹ اس دفتر کے بالکل اوپر ہی واقع ہے ۔ ٹھیک گیارہ بجے میں نے گولی چلنے کی آواز سنی ۔ آواز واضح تھی ۔ میں بدحواسی کے عالم میں دوڑتی ہوئی نیچے آئی ۔ میں نے دفتر میں داخل ہوتے ہی یہ منظر دیکھا جو تم نے ابھی خود اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے ۔ میرا خیال ہے خوف کی زیادتی سے میں اسی وقت بے ہوش ہو گئی تھی ۔

کیا وہ مر چکا تھا ۔؟"

"ہاں !"

"ہوں ۔ پھر کیا ہوا تھا ؟"

فریدہ کی سانس اکھڑ گئی۔ وہ اب نمایاں طور پر ہانپنے لگی تھی۔ "جب مجھے ہوش آیا تو میں اپنے اس دفتر میں لیٹی ہوئی تھی۔ مجھے کلرک ہارون نے اٹھا کر یہاں تک پہنچایا تھا۔"

"اور دوسرے کمرے میں۔؟"

"اس کمرے میں اس وقت بہت سے لوگ تھے اور مسٹر ہوگن نے ان سب کو فوراً اپنے چارج میں لے لیا تھا۔"

"مسٹر ہوگن کون ذات شریف ہیں۔؟"

"عمان آئل کی سیکورٹی کا چیف۔"

"ہوں۔ تو اس نے ایکسی زرناف کو اطلاع دی ہوگی۔"

"ہاں بالکل یہی ہوا تھا۔"

"کیا وہ اس وقت اسی عمارت میں تھا۔؟ میرا مطلب ایکسی زرناف سے ہے؟" عمران نے بغور اس کی طرف دیکھ کر سوال کیا۔

"نہیں۔ مسٹر ہوگن نے اسے فون پر اطلاع دی تھی۔ اور وہ پندرہ منٹ بعد یہاں پہنچ گیا تھا۔"

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا۔ "تم نے ابھی ابھی تذکرہ کیا تھا کہ دوسرے کمرے میں بے شمار لوگ تھے۔ کیا رات کے وقت بھی بہت سے لوگ سمارلیسا ہاؤس میں کام کرتے رہتے ہیں؟"

"مسٹر زرناف کی موجودگی میں ایک سٹاف ہمیشہ کام کرتا رہتا تھا۔"

"کیا وہ سب لوگ اس وقت بھی موجود ہیں یا ان میں سے کسی کی بیوی نے

ڈانٹ ڈپٹ کر اسے گھر بھی بلا لیا ہے ؟"

"سب یہیں ہیں ۔" فرینہ عمران کی بات پر دل کش انداز میں مسکراتی ہوئی بولی ۔ "مسٹر ہوگن ان سب کا تحریری بیان لے رہا ہے ۔"

"یعنی یہ بیان کہ وہ گیارہ بجے کیا کر رہے تھے ؟"

"ہاں ۔ !"

" ایک خیال فوراً ہی عمران کے ذہن میں پیدا ہوا ۔" کیا وہ دونوں خوان کینڈے بھی مارلیسا ہاؤس کے ملازم ہیں ۔

"مسٹر ہوگن نے تمہیں بلانے کے لئے ان کا انتظام کیا تھا ۔"

"کیا واقعی ۔ ؟ عمران نے مضحکہ خیز لہجے میں کہا ۔" اور اب وہ لوگوں کے بیانات لے رہا تھا ۔ وہ واقعی بہت کار آمد ملازم دکھائی دیتا ہے ۔ اس کی مصروفیت کا تو کوئی ٹھکانہ نہیں ہوگا ۔ کیا اس نے کوئی اور کام بھی سرانجام دیا ہے ؟"

" اس نے لاش کی تصویریں اتاری ہیں ۔" فرینہ نے جواب دیا ۔

" اوہ کیا واقعی ؟" عمران اچھل پڑا ۔" کیا اس نے کسی چیز کو حرکت بھی دی ہے ؟ میرا مطلب ہے ۔ ؟"

"نہیں ۔ میرا خیال ہے ایسا نہیں ہوا لیکن میں یہ بات پورے وثوق کے ساتھ کہہ سکتی ۔"

" دلچسپ ۔" عمران بڑبڑایا ۔" بہت دلچسپ ۔"

فرینہ عمران کی طرف گہری نگاہ سے دیکھ رہی تھی ۔ یکایک وہ کسی خودکار

ٹیپ کی طرح بولنے لگی "ممکن ہے یہ بات تمہارے کسی کام آسکے اور شاید یہ بات تمہیں بعد میں خود بھی معلوم ہو جائے کہ"

اس کے چہرے پر ہچکچاہٹ کے آثار پیدا ہوئے "میرا مطلب ہے میں نے ہوگن اور مسٹر زنناف کے درمیان جھگڑنے کی آوازیں سنی تھیں۔ اور ان دونوں کا لہجہ تلخ تھا۔

مس فرینہ" ایک اور آواز سنائی دی اور وہ یکایک خاموش ہو گئی۔ "ہاں۔ ہاں۔ بتاؤ تم نے کیا سنا تھا"

سیکرٹری نے نگاہ جھکا لی۔ اس کا چہرہ زرد ہو گیا تھا۔

"تم نے جو سنا تھا وہ بتاؤ۔ جو کچھ میں نے سنا ہے وہ میں بتاؤں گا" وہ آدمی آگے بڑھا۔ اس نے پھاوڑے جیسا ہاتھ عمران کی طرف بڑھایا۔ "میرا نام ہوگن ہے۔ مسٹر عمران"

سیکرٹری اس شخص کی باتیں سن کر اٹھ کھڑی ہوئی۔ عمران نے محسوس کیا کہ اس کا چہرہ کفن کی طرح سپید پڑ گیا ہے۔ اس نے عمران کی طرف متوجہ ہو کر کہا "مسٹر عمران اگر مجھے ایک منٹ کے لئے اجازت دو تو میں دوبارہ حاضر ہو جاؤں گی۔"

وہ تیزی سے دروازے کی طرف بڑھ گئی۔

"کیا تم اپنی کہانی ختم نہیں کرو گی مس فرینہ؟" ہوگن نے طنزیہ لہجے میں کہا۔ "ایسی شاندار کہانی تو کبھی کبھی سننے میں آتی ہے۔"

فرینہ نے اس کی بات نظر انداز کر دی اور وہ پلٹ کر غرائی۔ "میں اس عمارت سے باہر نہیں جاؤں گی۔"

"تم باہر جا بھی نہیں سکتے۔
قرینہ چند لمحوں تک اسے گھورتی رہی پھر وہ پلٹی، اور تیزی سے چلتی ہوئی کمرے سے باہر نکل گئی۔ عمران اس دوران میں دونوں کا گہری نگاہ سے جائزہ لیتا رہا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر شریر مسکراہٹ رقصاں ہو گئی تھی۔
"کیا تم جانتے ہو کہ یہ کیا کہنا چاہتی تھی۔؟" ہوگن نے عمران کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ اس نے مسٹر زیرناف اور میرے درمیان ہلکی پھلکی گرما گرمی سن لی تھی۔ حالانکہ وہ کوئی خاص بات نہیں تھی۔ میرا خیال ہے وہ اس بات کو بڑھا چڑھا کر کسی خاص مقصد کے لئے استعمال کرنا چاہتی تھی۔"
"تم نے بھی تو کچھ سنا ہے جس کا تذکرہ کر رہے تھے ؟"
"اوہ۔ میرا تو کام ہی یہی ہے۔ میں سیکورٹی چیف ہوں۔ یہ جب بھی کمرے میں کسی کے ساتھ ہوتی ہے میں ایک آدھ منٹ رک کر کھسر پھسر ضرور سن لیتا ہوں۔"
عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔
"تم نے دو آدمی میرے پاس بھیجے تھے۔؟"
"اوہ ...... " وہ ہنس پڑا۔ ہاں۔ تمہیں وہی لائے ہیں۔"
"کیا تم ان سے مل چکے ہو۔؟"
نہیں۔ کیوں۔؟"
"تم اب انہیں نہیں پہچان سکتے۔" عمران طنزیہ لہجے میں بولا۔
"ویسے میں تمہیں بھی اپنے اغوا کا مجرم سمجھ رہا ہوں۔ لہذا یا تو خاموشی

سے دو چار ہاتھ کھا لو یا پھر باقاعدہ لڑائی کے لئے تیار ہو جاؤ۔

"لیکن تم تو"

"ہاں۔ تفتیش میں بعد میں کروں گا۔ عمران نے ہاتھ بڑھا کر ہوگن کا گریبان تھام لیا۔ ہوگن کا چہرہ یکدم بدل گیا۔ عمران نے ایک ہی پل میں اپنی شخصیت بدل لی تھی۔ اور اب وہ بپھرا ہوا تنومند دکھائی دے رہا تھا۔

اس نے ہوگن کو دو تین تگڑے ہاتھ رسید کر دیئے۔ جنہوں نے اس کی مٹی گم کر دی۔ وہ بیوقوفوں کی طرح عمران کی صورت دیکھتا رہ گیا پھر اس نے جیب میں ہاتھ ڈالا اور پھرتی سے نکال لیا۔ اس کا ہاتھ خالی تھا۔

عمران کا قہقہہ گرجدار تھا۔

"غالباً تم یہ ریوالور نکالنا چاہتے تھے۔" عمران نے وہ ریوالور اسے دکھاتے ہوئے کہا جو اس نے ہوگن کی بے خبری سے فائدہ اٹھا کر پہلے ہی نکال لیا تھا۔ اسے ہوگن کے کوٹ کی دائیں جیب پہلے ہی بھاری نظر آ گئی تھی۔

ہوگن جیسا ہوشمند آدمی عمران نے شاید پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ وہ دل ہی دل میں اس کی ہمت کو سراہے بغیر نہیں رہ سکا۔

اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ پھیل گئی۔ شروع میں یہ مسکراہٹ پھیکی تھی پھر رفتہ رفتہ وہ زندگی سے بھرپور ہوتی چلی گئی۔

"تم بہت کارآمد آدمی ہو ہوگن۔" عمران نے کہا "مجھے امید ہے کہ تم اپنے آپ ان کارناموں کے متعلق ضرور تذکرہ کرو گے جو تم انجام دے

دے چکے ہو۔"

"میں تمہارا مطلب نہیں سمجھا۔" ہوگن نے ہونٹ پونچھتے ہوئے کہا اور ایک لمبا سگار سلگا کر دھواں اڑانے لگا۔ اب اس کے چہرے سے یہ قطعاً ظاہر نہیں ہو رہا تھا کہ ابھی ابھی وہ انتہائی مضحیک آمیز صورت حال کا شکار تھا۔

"تم میرا مطلب خوب سمجھ رہے ہو۔"

"اوہ۔ غالباً تم فوٹو گرافی اور دیگر کاموں کے بارے میں کہہ رہے ہو۔"

"یقیناً۔" عمران نے کہا۔ "تمہارے گال بہت کرارے ہیں ہوگن۔"

عمران نے ہاتھ رگڑتے ہوئے۔ "کرارے یا پیڑول کی طرح چٹاخ چٹاخ ہیں۔ بہر حال جیتے رہو۔ جب تک جی چاہے"

"میں یہ سب کام جانتا ہوں۔" ہوگن نے کہا۔

"ظاہر ہے ورنہ مجھے اغوا کرنے کی ذمہ داری کیوں قبول کرتے۔"

"میں اس سے پہلے پولیس میں رہ چکا ہوں۔ اس لئے۔"

"اوہ۔ یہ تم ہو۔" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "سارجنٹ ہوگن۔"

اس نے غور سے ہوگن کا چہرہ دیکھا۔ یہ چہرہ اس کے ذہن میں محفوظ تھا۔ لیکن وہ فوری طور پر اسے شناخت نہیں کر سکا تھا۔ واقعی ڈارلنگ سارجنٹ تم تو باکمال آدمی ہو یار۔ اچھی جگہ ہاتھ مارا۔" عمران نے بے تکلفی سے کہا۔ اور اس کے کندھے پر ہاتھ مار کر بے ڈھنگے پن سے ہنسنے لگا۔ "معاف کرنا یار میں نے بلا وجہ تم پر ہاتھ اٹھایا۔ تمہیں تو اس شہر میں مجھے اغوا کرنے کا سب سے پہلا حق ہے۔ آخر تم میرے پرانے رفیق ہو۔

ہوگن نے عمران کی اس بے تکلفی پر کسی قسم کا تبصرہ نہیں کیا۔ غالباً وہ عمران کی فطرت سے اچھی طرح آگاہ تھا۔

"بہرحال جب وہ تصویریں تیار ہو جائیں تو میں انہیں دیکھنا پسند کروں گا۔ پولیس میں کام کرنے کی وجہ سے تم نے مہارت سے لاش کی تصویریں اتاری ہوں گی۔ کیا تم ان تصویروں کو فراہم کر دو گے۔؟"

کیوں نہیں۔" ہوگن نے کہا۔ یہ کہہ کر وہ کمرے سے جانے لگا۔

"ذرا ایک منٹ" عمران نے ہاتھ اٹھا کر کہا۔ "ایسی بھی کیا جلدی ہے یار۔ اب تو ہم نے ایک دوسرے کو پہچان لیا ہے۔" لو یہ اپنا ریوالور رکھ لو۔ میرا خیال ہے دو چار تھپڑوں کو تم نے کوئی اہمیت نہ دی ہو گی۔ بہرحال یہ بھی دیکھو میں نے اپنا اغوا برداشت کر لیا ہے۔"

کیا کہنا چاہتے ہو۔

تم نے ابھی کچھ دیر پہلے جھگڑے کا تذکرہ کیا تھا؟"

"دراصل اسے میرے طریق کار سے اتفاق نہیں تھا اور میں مصر تھا کہ میرا طرز عمل ہی لوگوں پہ کامیاب رہے گا۔"

مس فرینہ کا اندازہ ہے وہ جھگڑا شدید تھا۔"

"مس فرینہ" اس نے چبا چبا کر نام لیا جیسے اس عورت کی ہڈیاں چبا رہا ہو اس کا چہرہ غصے سے سیاہ پڑ گیا۔ "کیا تم اس کے بارے میں سننا چاہتے ہو۔؟" کیا تم یہ جاننا چاہتے ہو کہ بڑے میاں کی پیٹھ پیچھے کیا کرتی رہی۔؟ میں تمہیں ایک دو باتیں بتاتا ہوں۔ وہ بڑے میاں کے لئے سب کچھ تھی۔

اوڑھنا بچھونا سمجھتے ہو نا ۔؟"

"ہاں ۔ غالباً" گدے اور لحاف کو کہتے ہیں۔

"احمق ۔" وہ غرایا ۔" تم ہمیشہ عورتوں سے دور رہے ہو تمہیں کیا معلوم بہرحال وہ بڑے میاں کے لئے سب کچھ تھی ۔

"یعنی اس کی والدہ بھی تھی ۔ مثلاً" میرا مطلب ہے ۔ ۔ ۔"

"تم نہیں سمجھو گے ۔" ہوگن نے طنزیہ لہجے میں کہا " ہارون کے ساتھ وہ تنہائیوں میں ملتی رہی ہے اور یہ بات میرے علم میں ہے ۔ وہ اس بات سے انکار نہیں کر سکتی ۔ میں انہیں قابل اعتراض حالت میں دیکھ چکا ہوں ۔" ہوگن کے لہجے سے کمینگی جھلک رہی تھی ۔ بڑے میاں کو اس بات کا علم نہیں تھا ۔ اگر انہیں علم ہو جاتا تو ان دونوں کے لئے بہت برا ہوتا ۔"

"ممکن ہے یہ بات اس کے علم میں رہی ہو ۔" عمران نے کہا ۔

"نہیں ۔ !"

"تمہارا مطلب ہے اگر یہ بات اسے معلوم تھی تو اس نے خود کو اسی لئے ہلاک کر لیا ۔" عمران نے کہا ۔" بڑھاپے میں عشق کے جراثیم بہت جلد دماغ پر اثر انداز ہو جاتے ہیں اور آدمی مایوس ہو جاتا ہے ۔"

"لیکن مسٹر زرناف نے خودکشی نہیں کی ہے ۔ اسے قتل کیا گیا ہے اور تم جانتے ہو کہ قتل کے کیس کو کس طرح خودکشی ثابت کیا جا سکتا ہے ۔ یہ ایک آسان سی بات ہے اور لاش کو سب سے پہلے مس فرینہ نے دیکھا تھا ۔"

"اور پھر وہ بے ہوش ہو گئی تھی ۔"

"ممکن ہے وہ بیہوشی محض ڈھونگ رہی ہو"

"لیکن تم فوراً ہی واردات کی جگہ پہنچ گئے تھے۔ گولی چلنے کے کتنے منٹ بعد تم دفتر میں داخل ہوئے تھے؟"

ہوگن کا چہرہ بے رونق ہو گیا۔ "صرف ایک منٹ بعد"

"اور اس دوران میں فرینہ نے قتل کو خودکشی کا رنگ دے دیا۔ عقل کے ناخن کیا تم نے کہیں گروی رکھوا رکھے ہیں مسٹر بچاگن۔ سوری مسٹر ہوگن"

"ایسا کیا جا سکتا ہے"

"تو پھر تم نے ہی کیا ہوگا۔ میں تو تصور بھی نہیں کر سکتا"

"میں کہہ رہا ہوں کہ ایسا ممکن ہے" ہوگن غرایا "لیکن مجھے کیا ضرورت ہے کہ خواہ مخواہ تمہیں سبق دیتا رہوں۔؟"

"کہتے رہو۔ سبق کے معاملے میں، میں اب بھی کورا نہیں ہوں"

"اگر تمہیں مجھ سے کوئی کام نہیں ہے تو مجھے اور بھی کام ہیں" وہ غرایا۔

"بس ایک ہی کام ہے"

"وہ کیا۔؟"

"صرف دو ہاتھ اور" عمران نے کہا اور ہاتھ رگڑ کر آگے بڑھا لیکن ہوگن اس دوران میں ریوالور پھرتی سے نکال کر ہاتھ میں لے چکا تھا۔

"آگے مت بڑھنا بھائی" عمران نے بے چارگی سے کہا "اب آگے آگے مت بڑھنا"

"نہیں بڑھنا بھائی" عمران نے بے چارگی سے کہا "اب آگے بڑھ کر

کیا کروں گا میں جانتا ہوں تم گھٹانے میں ماہر ہو"

"ہاں ایک بات ایسی ہے جو میں تمہیں بتانا بھول گیا ہوں" ہوگن نے ریوالور کو نچاتے ہوئے کہا۔"مسٹر ایکسی نے کہا ہے کہ جب تم فارغ ہو جاؤ تو اوپر والا سوٹ تمہاری رضا پر ہوگا"

"بہت مہربانی لیکن فارغ ہو کر مجھے گھر جانا ہے۔ سلیمان اگرچہ میرا باورچی ہے لیکن راہ دیکھنے کے معاملے میں بیویوں کو بھی مات کر رکھا ہے۔ صبح ناشتہ سے محروم کر دے گا تو دن بھر بھوکا رہوں گا"

"مجھے افسوس ہے عمران" ہوگن مسکرایا۔" میرا مشورہ ہے کہ وہ سوٹ استعمال کر لو۔ وہ بہت شاندار ہے اور مسٹر رزناف کے تصرّف میں رہا ہے"

"کیا تمہارا مطلب یہ ہے کہ میں گھر نہیں جا سکتا۔ ؟" عمران غرایا۔

"ہم سب قربانی دے رہے ہیں۔ تمہارے بارے میں مسٹر ایکسی کا حکم یہی ہے۔ ان کلرکوں کا خیال کرو۔ جو اس وقت نیچے موجود ہیں اور گھر واپس نہیں جا سکے۔ وہ اس وقت تک نہیں جا سکتے جب تک تم ان کو اجازت نہیں دیتے۔"

"انہیں چھوڑو۔ کیا میں گھر واپس نہیں جا سکتا۔ ؟"

مجھے افسوس ہے عمران" ہوگن کے ہونٹوں پر خوفناک مسکراہٹ نمایاں تھی" اچھے بچے بنو اور ہمیں سختی پر مجبور نہ کرو۔

" وہ تمہارے ہی آدمی تھے جو مجھے یہاں لائے تھے ؟"

"تمہارا اندازہ درست ہے" ہوگن زہریلے انداز میں مسکرایا۔

"اور وہ بھی تمہارے ہی آدمی ہوں گے جو مجھے یہاں سے روکیں گے۔؟"
عمران نے طنزیہ لہجے میں دریافت کیا۔
" یہ اندازہ بھی غلط نہیں ہے "
" سارجنٹ ہوگن تم سے آئندہ کسی خوشگوار ماحول میں ملاقات ہوگی۔"
عمران نے کہا " میری بات یاد رکھنا "
" خدا حافظ عمران ۔" ہوگن نے قہقہہ مار کر کہا " اور شب بخیر "
وہ تیز تیز چلتا ہوا کمرے سے باہر نکل گیا۔
"عمران چیونگم کا پیکیٹ ٹٹولنے لگا۔

ہوگن کے جانے کے بعد عمران بڑی دیر تک بے حس و حرکت کھڑا چیونگم چباتا رہا۔ ہوگن اور فریبہ دونوں کی باتوں سے اسے سوچنے کے لیے بہت سا مواد مل گیا تھا۔ اگر ت جو کچھ بتایا گیا تھا درست تھا تو قتل کے مقدمہ پر بھی غور کیا جا سکتا تھا۔

عمران اسی لائن پر غور کرنے لگا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ واقعی زرناف کو قتل کیا گیا ہے؟"

ایکسی کا خیال تو یہی تھا۔ عمران اس کی بات کو سمجھ چکا تھا اور اس کی دھمکی بھی عمران کے ذہن میں تھی۔ وہ سوچ رہا تھا کہ ہوگن بھی اس سے کچھ ایسی ہی گفتگو کرتا رہا ہے۔ گویا زرناف کو قتل ہی کیا گیا ہے اور اس

نے خودکشی نہیں کی تھی۔ آخر اس کے ذہن میں خودکشی کی بجائے قتل کیوں ٹھونسا جارہا ہے؟

قاتل کون ہے؟ نزناف اور ہوگن کے درمیان کیا جھگڑا تھا؟ آخر اس نے قتل پر کیوں زور دیا ہے؟ کہیں وہ خود کو بے گناہ ثابت کرنے کے چکر میں تو نہیں ہے جبکہ اگر وہ خودکشی کی حمایت کرتا تو اس پر قتل کا شبہ کیا جا سکتا ہے۔

بڑے میاں کو قتل کیا گیا ہے یا نہیں لیکن اسے خودکشی بنا کر پیش کیا گیا ہے۔

عمران اس کمرے کے دوسرے حصے کی طرف بڑھا۔ اور اس کی دوسری جانب واقع دفتر میں گھس گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اس بات کا فیصلہ اسی وقت کرنا مفید ہوگا کہ نزناف کو قتل کیا گیا ہے یا نہیں۔

لاش ایک کرسی پر تھی۔ یہ کرسی ایک لمبی کھڑکی کے پہلو میں تھی۔

عمران نے لاش کی طرف دیکھا۔ بوڑھے نزناف کی بے نور آنکھیں اس دروازے پر جمی ہوئی تھیں۔ جو کوریڈور کی طرف کھلتا تھا۔

لاش کرسی پر تنی بیٹھی تھی۔ اس میں ذرا سا جھکاؤ تھا جیسے بوڑھا نزناف بائیں بازو پر زور دے بیٹھا ہو۔ گولی لگنے کے بعد لاش سامنے کی طرف نہیں گری تھی۔ عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

بائیں بازو جو ڈلیک تھا اس پر خون کی ایک طویل چھینٹے دار لکیر تھی۔ عمران جھک گیا۔ لاش کے استخوانی ہاتھ میں ایک خوفناک ریوالور تھا۔

اس نے جیب سے رومال نکالا اور اسے اپنی انگلیوں کے گرد لپیٹ کر اس نے بوڑھے کے ہاتھ سے ریوالور نکال لیا۔

اس نے ریوالور کو ڈیسک پر رکھ دیا۔ یہ ریوالور زرناف کے ذاتی ادارے ہی کا ساختہ تھا۔ عمران نے نالی کو سونگھا۔ اسے سونگھ کر بہ آسانی یہ اندازہ لگایا جا سکتا تھا کہ اس سے حال ہی میں فائر کیا گیا ہے۔

عمران سیدھا ہوا تو اس دوران میں اس کی باریک بین نگاہ نے کمرے کا بڑی حد تک جائزہ لے لیا۔ کمرے کی کھڑکیاں نہ صرف بند تھیں بلکہ ان کو مقفّل بھی کیا گیا تھا۔ عمران کی نگاہ ایش ٹرے کی طرف اٹھ گئی۔ جس میں سوختہ اور نیم سوختہ سگریٹ کے ٹکڑے بھرے ہوئے تھے۔ ایک سگریٹ ایش ٹرے کے سوراخ میں پھنسا ہوا تھا۔ یہ بہت کم جلا تھا۔ ایسا محسوس ہوتا تھا جیسے سلگتے اچانک اس نے دم توڑ دیا تھا۔

عمران نے دوبارہ اپنی توجہ لاش کی طرف موڑ دی۔ اس نے لاش کے سر کے دائیں حصے کا بغور جائزہ لیا۔ اس طرف گولی کا وہ سوراخ تھا جو بوڑھے زرناف کے لئے جان لیوا ثابت ہوا تھا۔ کھال پر بارود کا نشان واضح تھا۔

اس نے اندازہ لگایا کہ فائر کے وقت ریوالور کنپٹی سے کس حد تک قریب تھا تو معلوم ہوا کہ وہ خاصا قریب رہا تھا۔ یہ معاملہ اب واضح طور پر خودکشی کا کیس بن رہا تھا۔

قاتل اس کی بے خبری میں اس قدر قریب سے فائر کر سکتا تھا لیکن بے خبری کا خیال بھی عبث تھا۔ وہ بٹن دبا کر فوری طور پر کسی کو مدد کے لئے بلا سکتا تھا۔

چاہے وہ قاتل کو کتنا ہی قابلِ اعتماد کیوں نہ سمجھتا رہا ہو اس نے ہتھیار ضرور دیکھ لیا ہوگا۔ اور آلۂ قتل دیکھتے ہی اس سے غیر ارادی طور پر بھی کوئی نہ کوئی حرکت ضرور ہونی چاہیئے تھی۔

زرناف نے کسی کو مدد کے لئے نہیں بلایا تھا۔ اور کمرے میں جدوجہد کی علامات بھی نہیں تھیں۔

اس طرح محسوس ہوتا تھا جیسے اس نے خودکشی کی ہے اور جان بوجھ کر زندگی سے ہاتھ دھوئے ہیں۔

یہ سراسر خودکشی کا معاملہ ہے۔

عمران نے اس معاملے پر غور کرنا چھوڑ دیا۔ اس کی آنکھیں ایک اور طرف مرکوز ہوگئیں۔ یہ خودکشی کا کیس تھا صرف دو باتیں الجھن میں ڈال رہی تھیں۔ سب سے پہلی چیز وہ خط تھا جو عموماً خودکشی کرنے والے لاش کے قریب ہی چھوڑتے ہیں۔ اس کے علاوہ وہ سگریٹ جو دیر تک خود ہی سلگتا رہا اور بالآخر بجھ گیا تھا۔

کیا زرناف کے پاس وقت کی کمی تھی کہ وہ مرنے سے پہلے خط نہیں لکھ سکتا تھا۔ اسے کم از کم سگریٹ تو ضرور ختم کر دینا چاہیئے تھا "عمران نے سوچا۔

خط کے بارے میں تو یہ سوچا جا سکتا تھا کہ ممکن ہے کسی نے زرناف نے اسے ہٹا دیا ہو۔ اس نے رومال میں لپٹی ہوئی انگلیوں سے وہ ریسیور اٹھایا جو قریبی ڈیسک پر موجود تھا۔

اسے صرف چند سیکنڈ انتظار کرنا پڑا کہ دوسری طرف سے آواز سنائی دی۔
"یس ..... مسٹر عمران !"
عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔ آپریٹر جانتا تھا کہ وہ کون ہے اور اس وقت کہاں ہے ؟ کیا تم مجھے مس فرینہ سے ملوا سکتے ہو۔ مسٹر زرناف کے سیکرٹری ..... "
"مس فرینہ - ؟" آپریٹر نے کسی سے مخاطب ہو کر کہا۔
کسی اور کی آواز آپریٹر کے قریب سے سنائی دی " وہ اس وقت اوپر والی منزل کے سوٹ میں ہے "
آپریٹر نے عمران سے کہا " مس فرینہ ابھی چند منٹ پہلے اوپر سوٹ میں گئی ہے اگر آپ ہولڈ کریں تو میں وہاں کا نمبر ملائے دیتا ہوں "
"شکریہ - !" عمران مسکرایا۔
وائر پر ڈائلنگ کی کلک کلک سنائی دی " میں اس سے رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا ہوں " اس دوران آپریٹر کی آواز سنائی دی۔
خاموشی برقرار رہی۔ عمران انتظار کرتا رہا۔ کبھی کبھی وائر پر کلک کلک کی آوازیں ابھرتی تھیں اور پھر خاموشی چھا جاتی تھی۔
اسی لمحے عمران کو ایک اور احساس ہوا۔ وہ اس فلیٹ یا سوٹ کے بالکل نیچے تھا جہاں آپریٹر فون پر رابطہ قائم کرنے کی کوشش کر رہا تھا لیکن عمران کو گھنٹی نہیں سنائی دے رہی تھی۔
عمران نے یہ بات آپریٹر سے کہی تو اس نے جواب دیا " بالائی منزل کے

تمام کمرے ساؤنڈ پروف ہیں جناب۔

" ساؤنڈ پروف " عمران زیر لب بڑبڑایا "اس کے باوجود فرینہ نے یہ کہا تھا کہ وہ ٹھیک گیارہ بجے بالائی منزل کے سوٹ میں تھی۔ اور اس نے گولی چلنے کی آواز سنی تھی "

عمران کے ہاتھ میں مردہ ائیرپیس اچانک جاندار ہو گیا۔ اور عمران کی سماعت سے فرینہ کی تیز آواز ٹکرائی " ہیلو۔ !"

"میں اس وقت ملنے کے موڈ میں نہیں ہوں" عمران نے کہا " کیا تم اس وقت اسی سوٹ میں ہو۔ ؟"

" ہاں۔ میں"

" میں جانتا ہوں کہ تم میرا ایک کام کرو" عمران نے اس کی بات ختم ہونے سے پہلے ہی کہہ دیا۔ " کیا تم کچھ دیر تک صرف ہولڈ کیے رہ سکتی ہو۔ ؟"

عمران نے اس دوران میں دوسرا رومال اپنی جیب سے نکالا۔ اس نے اپنے رلیسور کا ماؤتھ پیس اس رومال سے اچھی طرح لپیٹ کر اسے احتیاط سے میز پر رکھ دیا۔

" مس فرینہ۔" عمران نے ماؤتھ پیس پر جھک کر زور سے کہا لیکن ائیرپیس سے جواب نہیں ملا۔ لیکن عمران فرینہ کے سانس لینے کی آواز سن رہا تھا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ ماؤتھ پیس سے اس کی آواز دوسری طرف نہیں جا سکتی تھی۔ اس نے اطمینان کا اظہار کرنے کے لئے سر کو اثبات

میں ہلایا۔

وہ ڈیسک کے گرد گھوم گیا۔

زرتاف کا ریوالور اس وقت بھی میز پر رکھا ہوا تھا۔ اس پر رومال لپٹا ہوا تھا تاکہ انگلیوں کے سابق نشانات محفوظ رہ سکیں۔ اس نے احتیاط سے ریوالور کو اٹھایا اس کے ہونٹوں پر مسکراہٹ تھی۔

اس نے دوبارہ ریوالور کا ٹرائیگر دبا دیا۔

ایک کے بعد دوسرا دھماکہ سنائی دیا۔ کمرے کی ایک دیوار پر دونوں فائر کئے گئے تھے۔ آواز گرجدار اور خاصی بلند تھی۔

عمران نے احتیاط سے ریوالور کو واپس رکھ دیا۔ ہر طرف گہری خاموشی چھائی رہی تھی۔ کسی قسم کی ابتری پیدا نہیں ہوئی۔

وہ آہستہ آہستہ فون کی طرف بڑھا اس نے رومال کو ماؤتھ پیس سے ہٹایا اور کہا۔ "میں عمران بول رہا ہوں مس فریبہ"

"کیا بات ہے مسٹر عمران ؟"

"کیا تم نے ایک لمحہ پہلے کچھ سنا تھا۔؟"

"کچھ سنا تھا۔؟" فریبہ نے حیرت سے دہرایا۔

عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کا واضح مطلب تھا کہ فریبہ نے گولیاں چلنے کی آواز نہیں سنی تھی۔ اس کے علاوہ کسی اور نے بھی ان آوازوں کو نہیں سنا تھا اس کا مطلب تھا کہ کمرہ ساؤنڈ پروف تھا۔

"میں چاہتا ہوں کہ ذرا نیچے آجاؤ۔" عمران نے کہا۔" اور مسٹر ہارون

کو اپنے ساتھ ہی لیتی آنا۔"

"مسٹر ہارون۔!"

"ہاں۔ اپنے دوست ہارون کو۔ وہی جو کلرک ہے وہ اس وقت اوپر تمہارے ساتھ ہے۔ کیا یہ غلط ہے؟"

"میں"!

وہ تمہارے پاس ہے یا نہیں؟"

"ہاں وہ میرے پاس ہے" فرینہ نے ہانپتی ہوئی آواز میں کہا۔

"تو پھر اسے ساتھ لے کر نیچے آجاؤ کیونکہ میں تم دونوں سے بیک وقت ملنا چاہتا ہوں" عمران نے سخت لہجے میں کہا۔

ہارون ایک جوان آدمی تھا۔ اس کے ہاتھ خاصے بڑے تھے۔ وہ ایک توانا آدمی تھا۔ اس کے عضلات سے توانائی کے بے پناہ ذخیرے کا احساس ہوتا تھا۔ اس کے ہاتھ اتنے بڑے تھے کہ اسے ان کی وجہ سے خاصی پریشانی رہتی ہوگی۔ ممکن ہے بعض اوقات وہ یہ بھی سوچتا ہو کہ اس زندگی میں آخر ان ہاتھوں کو کہاں اور کس طرح استعمال کیا جائے یہ بات بھی بالکل واضح تھی کہ وہ مس فرینہ کی زلف گرہ گیر کا اسیر ہے۔ وہ ایک وفادار کتے کی مانند اس کے ساتھ تھا۔ فرینہ کا اندازہ بتاتا تھا کہ وہ اس پالتو جانور کو قابو میں رکھنا جانتی ہے۔

عمران نے غور کیا کہ ہوگن کی باتوں کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔

عمران نے باری باری ان دونوں کو بغور دیکھا۔ جب وہ ان سے

مخاطب ہوا تو اس کا لہجہ جذبات سے بالکل عاری تھا۔ "بیٹھ جاؤ۔"
وہ کمرے میں ٹہلنے لگا۔
جب وہ رکا تو اس وقت وہ مس فرینہ کے سامنے کھڑا تھا۔ اس نے براہِ راست فرینہ کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا۔ "تمہیں تھوڑی سی وضاحت کرنی پڑے گی مس فرینہ۔"
"کیا اس لیے کہ میں مسٹر ہارون سے اوپر باتیں کر رہی تھی؟"
عمران نے ہارون کی طرف دیکھا۔ وہ بے قرار نظر آ رہا تھا۔
"میرا خیال ہے تمہاری یہ بات چیت اس وقت سے بہت پہلے سے جاری ہے جب یہاں نذر تاف کو حادثہ پیش آیا تھا۔"
"اگر ایسا تھا تو کیا ہوا۔؟" فرینہ غرائی۔
"ہاں۔ یہ جرم نہیں ہے۔" عمران نے کہا۔ "لیکن تم نے مجھ سے یہ کیوں کہا تھا۔ کہ جب تم نے گولی چلنے کی آواز سنی تھی تو اس وقت تم سلوٹ میں تنہا تھیں۔؟"
"اس لیے کہ میرا اندازہ تھا تم نہیں سمجھ سکو گے۔" وہ غرائی۔ "اور میں دیکھ رہی ہوں کہ میرا اندازہ غلط نہیں تھا۔"
عمران نے کنکھیوں سے ہارون کی طرف دیکھا۔ وہ پہلے سے کہیں زیادہ مضطرب نظر آ رہا تھا۔
"اس میں سمجھنے کی کیا بات تھی۔؟" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔
"کیا تم سمجھ رہے ہو کہ میں تمہاری اس بات پہ حیران رہ گئی ہوں۔"

فریدہ پھٹ پڑی "میں جانتی ہوں کہ تم کیا سوچ رہے ہو۔ میں اس بات کا بھی اندازہ لگا سکتی ہوں کہ تمہیں کیا کہا گیا ہے۔ میں پوچھتی ہوں کہ یہ سب درست بھی ہے تو کیا ہوا؟ کوئی میرے ذاتی معاملات میں دخل انداز ہونے والا کون ہے؟

فریدہ" ہارون نے مداخلت کی "ٹھنڈے دماغ سے کام لو" اس نے غصیلی نگاہ سے عمران کی طرف دیکھا "تمہیں دوسرے کے بخیے ادھیڑنے کی کوئی ضرورت نہیں ہے۔ میرا خیال ہے فریدہ کو تنہا چھوڑ دو"

"میں یہ سب سوال تفریحاً نہیں کر رہا ہوں" عمران کا لہجہ سخت ہو گیا۔ "یہ میرا کام ہے اور میں اسے اپنی صلاحیت کے مطابق سرانجام دینے کی کوشش کر رہا ہوں"

کیا تمہارا خیال ہے کہ فریدہ نے زرناف کو قتل کیا ہے؟ اس نے جارحانہ لہجے میں کہا۔"وہ اسے کس طرح قتل کر سکتی ہے جبکہ میں حادثے کے وقت اس کے ساتھ تھا۔ یعنی جب اس نے گولی چلنے کی آواز سنی تھی تو میں اس کے ساتھ تھا۔ کیا اس طرح تمہارا اطمینان ہو گیا ہے۔؟

"پوری طرح نہیں"

تو پھر تمہیں کس طرح مطمئن کیا جا سکتا ہے؟ ہمیں کیا کرنا پڑے گا! کیا ہم اپنی زندگی کے تمام اوراق تمہارے سامنے کھول کھول کر بیان کرنے شروع کر دیں۔؟" وہ چیخا۔

عمران آگے بڑھا۔ اس کا ہاتھ ہارون کے منہ پر اس قدر زور سے

پڑا تھا کہ وہ کرسی سمیت الٹ گیا۔" سٹ اپ۔ اگر زیادہ چیخنے کی کوشش کی تو ہیں مزید سختی سے بھی پیش آسکتا ہے۔" عمران کے لہجے میں نہ جانے کیا بات تھی کہ ہارون کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ فریدہ کا چہرہ بھی یکدم زرد پڑ گیا تھا۔

ہارون بری طرح ہانپنے لگا۔

"کیا تم یہ معلوم کرنا چاہتے ہو کہ میرے لئے کیا کرو؟ میں بتاتا ہوں۔" عمران نے زہریلے لہجے میں کہا "ایک پہیلی کو حل کرتا ہے۔ یہاں گولی کا دھماکا ہوا تھا اور تم دونوں نے آواز سنی تھی۔ کیسے؟"

"ساونڈ پروف" ہارون نے کندھے اچکائے۔ اس کی آنکھوں سے اب بھی غصہ جھلک رہا تھا۔" کمرے ہر وقت ساونڈ پروف نہیں رہتے۔ بہرحال ہم نے تو فائر کی آواز سنی تھی۔"

"تم نے فائر کی آواز سنی تھی۔" عمران نے کہا۔" شاید تم یہ بات اس لئے کہہ رہے ہو کہ اور لوگ اس بات پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن اگر کمرہ جیسا کہ اس وقت ہے اگر حادثے کے وقت بھی ایسا ہی تھا تو تمہارے فرشتے بھی دھماکا نہیں سن سکتے تھے۔ میں ابھی چند منٹ پہلے یہاں فائرنگ کر کے آزما چکا ہوں۔"

اس نے دیوار کی طرف اشارہ کیا۔" ادھر دیکھو۔ تمہیں دو گولیوں کے نشانات دکھائی دیں گے۔ یوں محسوس ہوتا ہے جیسے اس کمرے کی آواز کہیں دوسری جگہ بالکل سنائی نہیں دیتی۔ یا پھر سب نے کانوں

میں بیٹھے ٹھونس رکھے ہیں۔ اگر ان گولیوں کی آواز لوگوں کے کانوں تک پہنچ جاتی تو اس وقت تک اس کمرے میں شاید تل دھرنے کی بھی جگہ نہ ہوتی۔"

ہارون کی آنکھیں سکڑ گئیں" نہیں معلوم تم کیا نتیجہ اخذ کرنا چاہتے ہو؟"

"صرف یہ کہ اس وقت کمرہ ساؤنڈ پروف ہے۔ اگر یہ کمرہ ایسا ہی ساؤنڈ پروف تھا تو تم نے فائر کی آواز نہیں سنی۔ اب مجھے بتاؤ مس فرینہ کہ کیا اس وقت تم ہارون کے ساتھ اوپر صوٹ میں تھیں؟"

ہاں۔! فرینہ نے کہا۔

"کیا تم دونوں نے گولی کا دھماکہ سنا تھا۔؟"

"ہاں! ہارون نے کہا اور فرینہ نے سر ہلا دیا۔

"اور تم اکیلی ہی اس آواز کو سُن کر دوڑتی ہوئی نیچے چلی آئیں؟"

عمران نے ہارون کو نظر انداز کرتے ہوئے فرینہ کی طرف انگلی سے اشارہ کیا۔

"ہاں۔! فرینہ اب غصے میں آ رہی تھی۔

"تم نے دروازہ کھولا اور پھر لاش دیکھی۔ کیا تم نے خودکشی کے متعلق کوئی خط بھی لاش کے پاس دیکھا تھا۔؟"

"نہیں۔ کوئی ایسا خط یہاں نہیں تھا۔"

"خودکشی کرنے والے عموماً" اپنی پوزیشن کو صاف کر کے ہی مرتے ہیں۔" عمران نے کہا "کم از کم وہ ایک خط ضرور چھوڑ جاتے ہیں۔"

"نہیں کوئی ایسا خط نہیں تھا۔ البتہ تم جن معاملات کے الجھنے کا

شبہ کر رہے ہو اس سلسلے میں مسٹر زرناف اپنا وصیّت نامہ تیار کروا چکے تھے۔

عمران نے تفکر آمیز انداز میں سر ہلانے لگا۔

"بہر حال تم نے لاش دیکھی تھی۔ اور پھر تم بے ہوش ہو گئی تھیں؟"

"ہاں۔ یہ واقعی بے ہوش ہو گئی تھی؟ ہارون نے کہا: میں تمہیں آخری بار سب کچھ خود ہی بتائے دیتا ہوں۔ اس کے بعد ہماری زبان سے کچھ نہیں سنو گے۔ میں اس وقت فرزینہ کے ساتھ اوپر سلوٹ میں تھا۔ گولی کی آواز آئی۔ فرزینہ نیچے بھاگی میں اس کے پیچھے ہی تھا۔ جب میں کمرے میں پہنچا تو ہوگن بھی اس وقت یہاں موجود تھا اور مس فرزینہ بیہوش ہو چکی تھی۔"

"سب کھڑکیاں بند تھیں یا کھلی تھیں؟"

"بند تھیں۔ اس کمرے کی کسی چیز کو نہیں چھیڑا گیا ہے۔"

"یہی میں بھی تمہیں سمجھانے کی کوشش کر رہا تھا۔" عمران نے کہا: کھڑکیاں اس وقت کھلی تھیں جنہیں بعد میں بند کیا گیا ہوگا۔ اگر کھڑکیاں کھلی نہ ہوتیں تو سب کو گولی کی آواز کیسے سنائی دیتی؟"

"لیکن انہیں کون بند کرنا چاہتا تھا۔ اور کیوں بند کی گئیں؟ ہارون نے کہا۔

"جب میں آئی تھی تو کھڑکیاں بند تھیں۔ مجھے یقین ہے۔"

"عمران نے فون کی طرف ہاتھ بڑھایا۔" پہلے اس ایک بات کا پوری طرح یقین ہو جانا چاہیئے۔"

"جب میں کمرے میں داخل ہوا تو کھڑکیاں بند تھیں۔" ہوگن نے جواب دیا۔ اس نے عمران کی طرف ایسی نگاہ سے دیکھا جیسے اس کی اس بات کو غلط ثابت نہیں کیا جا سکتا۔ اس کے ہاتھ میں فوٹو گرافس کی ایک گڈی تھی۔

"ان تصویروں کو دیکھو۔ تمہیں خود ہی معلوم ہو جائے گا۔ جب تم نے فون کیا تو میں یہ تصویریں لے کر تمہاری طرف آنے والا تھا۔ میرے آنے کے فوراً ہی بعد یہ تصویریں اتاری گئی تھیں۔"

"اور غالباً تم مس فریبنہ سے ایک یا دو منٹ کے بعد آئے تھے؟" سیکورٹی چیف ہوگن کی آنکھیں عمران سے ہٹ کر غصیلے انداز

میں مس فرینہ پر مرکوز ہو گئیں "ہاں" اس نے کہا۔

"کیا تم ایک بیکار سی بات کے لئے خواہ مخواہ کا جھگڑا نہیں کر رہے؟ ہارون نے کہا۔"

اس سے کیا فرق پڑتا ہے کہ کھڑکیاں بند تھیں یا کھلی ہوئی تھیں؟"

"عمران خاموشی سے اسے ایک طویل لمحے تک گھورتا رہا" اس سے بہت فرق پڑتا ہے برخوردار" عمران نے کہا" کھڑکیاں بند کرنے والے نے ایسا کیوں کیا اس کی کوئی خاص وجہ ہے اور میں وہ معلوم کرنا چاہتا ہوں۔"

"مجھے معلوم نہیں۔" ہارون نے غرور سے کہا۔" تم ہی بتاؤ وہ وجہ کیا ہو سکتی ہے۔؟"

" اگر زرتاف نے خودکشی کی تھی تو وجہ کیا ہو سکتی ہے؟ ایسی حالت میں سب سے زیادہ شبہ مس فرینہ پر جاتا ہے کہ اس نے کھڑکیاں بند کی ہوں گی۔"

"میں نے ایسا نہیں کیا تھا۔"

عمران مسکرایا۔" تو آؤ پھر دوسری امکانی صورت دیکھیں۔ اگر یہ قتل ہے تو کسی بہترین وجہ۔۔۔ وہ رک گیا اور ٹہلنے لگا۔ وہ کھڑکی کے قریب جا پہنچا اس نے ٹہلتے ہوئے کھڑکیوں سے باہر جھانکا۔

"اس کھڑکی کے عقب میں کون سا کمرہ ہے؟" اس نے سوال کیا۔

" اس کھڑکی کی دوسری جانب راہداری ہے اور پھر جو کھڑکی دکھائی دے رہی ہے وہ بالائی منزل کے سوٹ کی ہے۔" ہوگن نے کہا۔

"میں اس کمرے کو دیکھنا چاہتا ہوں۔"

"کیا ہم جا سکتے ہیں۔؟" ہارون نے کہا۔

عمران نے گہری نگاہ سے اس کی طرف دیکھا۔ "کیا بات ہے نوجوان تم بہت عجلد بازی میں دکھائی دیتے ہو۔ تمہارے خیال میں کیا میں یہاں جھک مار رہا ہوں جو اس وقت یہاں موجود ہوں۔"

"میرا خیال ہے مس فرینہ کے ساتھ کافی ہو چکی ہے۔" ہارون غرایا۔

عمران نے فرینہ کی طرف دیکھا اس کا چہرہ چاک کی طرح سفید ہو رہا تھا۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔ "تم دونوں سے عمارت کے کسی ایسے حصے میں جا سکتے ہو جہاں چائے یا کافی دستیاب ہو۔ میں تم دونوں سے ایک ساتھ دوبارہ ملنا چاہتا ہوں۔ اور ہوگن تم اب لاش کو یہاں سے ہٹانے کے لئے کہہ دو۔"

پھر ہوگن کے ساتھ وہ سوٹ میں پہنچ گیا۔

سوٹ میں پہنچتے ہی عمران نے نتھنے اٹھا کر ادھر ادھر سونگھا پھر ہوگن سے کہا۔ "کیا کچھ محسوس کر رہے ہو؟"

"ہاں بارود کی بو ہے۔"

"بارود۔" عمران نے حیرت سے کہا۔ "میں تو سمجھا تھا شاید آس پاس کہیں پلاؤ پک رہا ہے۔ خیر۔" اس نے ایک طویل سانس لی اور جلدی سے نیچے جھکا اس نے کوئی چیز اٹھا کر جیب میں ڈال لی۔

ہوگن نے جلدی سے اس چیز کو دیکھنا چاہا تھا۔ لیکن کامیاب

نہیں ہو سکا تھا۔ اس کے چہرے پر مایوسی چھا گئی۔

عمران ٹہلتا ہوا اس کھڑکی کی طرف بڑھا جو دفتر کی سمت کھلتی تھی۔ اس کھڑکی کے سامنے جا کر رک گیا۔

"ادھر دیکھو" عمران نے کہا۔

شیشے کی ایک مثلث کاٹ کر خلا پیدا کیا گیا تھا۔ ہوگن نے وہاں سے جھانک کر دیکھا۔ یہاں سے مسٹر زرناف کا دفتر صاف دکھائی دیتا ہے۔ میرے آدمی اس وقت لاش ہٹا رہے ہیں"

عمران نے اس کٹی ہوئی مثلث سے دیکھا اور اثبات میں سر ہلا کر کہا" اب یہ واضح طور پر کہا جا سکتا ہے کہ زرناف کو قتل کیا گیا ہے۔ قاتل نے اسے قتل کرنے کے لئے ایک دور مار رائفل استعمال کی اور اسے استعمال کرنے کے لئے وہ یہاں اس کھڑکی کے سامنے موجود تھا۔

"لیکن زرناف کے کمرے کی کھڑکی تو بند تھی"

"ہاں۔ اس کھڑکی کو بند کر کے قاتل نے پہلی فاش غلطی کی ہے۔ دراصل قاتل یہ نہیں چاہتا تھا کہ کھلی کھڑکی سے یہ کٹا ہوا شیشہ دکھائی دے۔ یہ حماقت تھی۔ اگر کھڑکی کھلی ہوتی تو اس طرف دھیان دیا ہی نہیں جا سکتا تھا"

لیکن پھر بھی قتل کر کے اتنی پھرتی سے اسے خودکشی کا کیس کس طرح بنایا گیا ہوگا۔ ہوگن نے حیرت کا اظہار کیا۔

مسٹر زرناف کا ریوالور بہت پہلے اڑایا گیا تھا۔ اس سے ایک فائر کرنے کی بجائے اس کی گولی نکالی گئی۔ اور بارود سے بھرا ہوا خول رکھا گیا تھا

اس خول کو چیمبر میں رکھ کر ذرناف کے ہاتھ میں تھمایا گیا اور پھر اس کی کنپٹی کی طرف ہاتھ لے جا کر فائر کیا گیا تھا۔ جس کی وجہ سے مقتول کی آستین اور کنپٹی پہ بارود بکھر گیا تھا۔"

"اس طرح دو فائروں کی آواز سنائی دینی چاہیے۔"

"ہاں۔ لیکن آلۂ قتل بے آواز تھا۔" عمران نے کہا۔

وہ کمرے میں ٹہلتا ہوا رک گیا۔ اس نے گہری نگاہ سے ہوگن کی طرف دیکھا۔

"کیا کمرے میں کوئی خودکشی سے متعلق خط موجود تھا؟"

"نہیں۔ ایسی کوئی تحریر وہاں نہیں تھی۔"

"ہوں۔ قاتل نے عین آخری لمحے میں کھلی کھڑکی کے بارے میں سوچا اور پھر اس نے اسے بند کر دیا تھا۔ اگر وہ اسے بند نہیں کرتا تو خودکشی کا کیس بے معنی ہو جاتا کیونکہ یہاں سے فائر کا مسئلہ حل ہو سکتا تھا۔ اور اگر وہ اسے بند کر چکا ہے تو بتاؤ فائر کی آواز ساؤنڈ پروف کمرے سے باہر کس طرح گئی اور تم نے اس آواز کو کیسے سن لیا تھا۔؟"

ہوگن خاموش رہا۔

عمران جھکا۔ اس نے فرش سے کچھ اور اٹھایا اور جیب میں ڈال لیا۔ اس بار بھی ہوگن کو وہ چیز دیکھنے میں ناکامی ہوئی

"یہ تم کیا اٹھا کر جیب میں رکھ رہے ہو۔؟"

"کیوں۔؟"

"میں سیکورٹی کا چیف ہوں۔ میرے علم میں ہونا چاہیئے کہ۔۔۔"!
"نہیں۔" عمران کا لہجہ سخت تھا۔ "تم بھی مشکوک آدمیوں میں سے ایک
ہو لہذا تمہیں کوئی شہادت نہیں دکھائی جا سکتی۔"

"میں تمہارے نزدیک ایک مشکوک آدمی ہوں ؟" ہوگن نے حیرت اور غصے سے کہا۔" آخر تم کس نتیجے پر پہنچنے کی کوشش کر رہے ہو۔ میں نے تو اس بوڑھے کو قتل نہیں کیا ہے۔

" لیکن تمہارا مقتول سے جھگڑا ہوا تھا۔"

" ہوگن کی آنکھیں غصے سے سرخ ہو گئی تھیں۔ میں تمہیں بتا رہا ہوں کہ میں نے مسٹر زرناف کو قتل نہیں کیا ہے۔

" بہر حال۔ تم اپنے اطمینان کی حد تک پہلے ہی یہ ثابت کرنے کی کوشش کر چکے ہو کہ جرم یہاں سے کیا گیا تھا۔"

" میں اس وقت سلوٹ کے پاس بھی نہیں تھا۔"

"کیا تم یہ بات ثابت کر سکتے ہو ؟"

" کیا تم مجھے گرفتار کرنا چاہتے ہو ۔؟"

"نہیں" عمران نے کہا "میں صرف حقیقت تک رسائی حاصل کرنا چاہتا ہوں ۔ مجھے ایک عدد قاتل کی تلاش ہے کیونکہ یہ تمہارے باس کی ضرورت ہے اور میں اسے ہر حال میں قاتل مہیا کروں گا ۔"

" میں تم سے حقیقت ہی کہہ رہا تھا ۔" ہوگن غرایا " اس معاملے میں عقل کی زیادہ ضرورت ہے ۔ ایک احمق آدمی بھی گولی چلنے کی آواز اور میرے پہنچنے کے وقت میں وقفے سے بہ آسانی اندازہ لگا سکتا ہے ۔"

"تم اوپر نہیں گئے ؟"

"تم جانتے ہو کہ اوپر کون تھا ۔ فرینہ اپنے دوست ہارون کے ساتھ طعوشٹ میں تھی ۔ میں اس وقت عمارت کے ایک اور حصے میں اپنا کام کر رہا تھا ۔"

"سیکورٹی ۔" عمران نے طنزیہ لہجے میں کہا اور اثبات میں سر ہلایا ۔" اسوقت جبکہ تمہارے مالک کو قتل کیا جا رہا تھا ۔"

ہوگن کا چہرہ غصے کی زیادتی سے بگڑ گیا ۔ جب اس نے مٹھیاں بھینچیں تو اس کی انگلیوں کے عقبی حصے سفید پڑ گئے ۔ اس نے جلد ہی اپنی حالت پہ قابو پا لیا ۔ اور پھر سخت لہجے میں کہا ۔" مجھے کیا معلوم تھا کہ وہ باس کو قتل کرنے والا ہے ۔ ایک سیکورٹی آفیسر کو ہر بات کی توقع ہو سکتی ہے ۔ لیکن اسے قتل کا شبہ نہیں ہو سکتا ۔ اب آگے بڑھو اور اس خطرناک معاملے میں عقل مندی کا مظاہرہ شروع کر دو ۔"

عمران خاموش رہا۔

" میں تمہیں بتا چکا ہوں " ہوگن نے کہا " اگر میں اس تفتیش کا انچارج ہوتا تو میں اپنی پوزیشن کبھی صاف کرنے کی کوشش نہیں کرتا ۔ میں تمہیں پھر بتاتا ہوں کہ میں نے فرینہ کو ہارون کے ساتھ قابلِ اعتراض حالت میں پکڑا تھا ۔ میں ان سے اس وقت تک سوالات کرتا جب تک کہ وہ پاگل ہو کر حقیقت نہ اگل دیتے ۔ جلدی وہ اس معاملے میں اصل بات کرنے پر مجبور ہو جائیں گے ۔"

" کیا یہ سچ ہے کہ قاتل وہ دونوں ہیں ۔؟" عمران نے کہا " گویا یہ قتل ان دونوں کی مشترکہ کوشش ہے یا پھر دونوں میں سے کوئی ایک قاتل ہے "

" یہ بات مجھے کس طرح معلوم ہو سکتی ہے ؟" ہوگن غرایا " ممکن ہے ہارون قاتل ہو اور اسے اس کام کے لئے فرینہ نے اکسایا ہو "

عمران زہریلے انداز میں مسکرایا " عمران نے کہا " بہر حال میں فرینہ سے ایک بار پھر ملنا چاہتا ہوں ۔ اس کے بعد میں فون پر اکیلی زرناف سے بات کروں گا ۔ میرا خیال ہے تم نے لوگوں کے مکمل بیانات لے لئے ہوں گے ۔ جب میں مانگوں تو انہیں مجھ تک پہنچا دینا ۔

عمران نے اس کی طرف مزید توجہ دیئے بغیر دروازے کی طرف قدم بڑھایا ۔

چند لمحوں بعد عمران زرناف کے کمرے میں دو عورتوں اور تین آدمیوں کے سامنے کھڑا ہوا تھا ۔ یہ سب لوگ دیوار کے ساتھ کھڑے عمران کی

طرف دیکھ رہے تھے۔ ہوگن نے عمران کو ایک طرف لے جا کر دھیمے لہجے میں کہا "میں بیانات لے کر وقت اور حقائق کا جائزہ لیتا رہا ہوں اور یہ لوگ جو اس وقت یہاں ہیں۔ ان کے بیانات ہمیں حقیقت سے غلط حالات میں ملے ہیں۔ مجھے یہ حکم دیا گیا تھا کہ اگر میں کوئی ایسی بات دیکھوں تو تمہارے علم میں ضرور لاؤں "

عمران خاموشی سے ان لوگوں کی طرف متوجہ ہوا۔ دونوں آدمی درمیانی عمر کے تھے۔ ایک کی عمر تیس کے لگ بھگ ہوگی۔ ایک نوعمر ٹائپسٹ تھی۔ اور ایک سرخ بالوں والا خود اعتمادی سے بھرپور چہرے کا آدمی تھا۔

"تم ان کے ناموں سے واقف ہو اور تمہیں ان کے پتے بھی معلوم ہیں؟" عمران نے ہوگن سے دریافت کیا۔

"ہاں۔!"

"انہیں اس وقت گھر جانے دو اور ان کے بیانات میرے حوالے کر دو۔"

"بہت بہتر" ہوگن نے مستعدی سے کہا۔ وہ ان سب کی طرف متوجہ ہوا۔ اور انہیں جانے کی اجازت دے دی۔ ان سب نے اطمینان کی ایک طویل سانس لی اور وہ چہروں سے مطمئن دکھائی دینے لگے۔

"میں اس سلسلہ میں احتجاج کرنا چاہتا ہوں۔" ایک آدمی نے کہا وہ عمران سے مخاطب تھا اور اس کے ہونٹوں میں خفیف سی کپکپاہٹ تھی۔ اس نے ایک طویل سانس لی اور دوبارہ کہا "میں احتجاج ضرور کروں گا۔ ہمیں یہاں کئی گھنٹوں سے روکا گیا ہے۔ صرف ہمیں ہی نہیں بلکہ پورے

اسٹاف کو۔ مجھے اپنی بیوی کو فون تک کرنے کی اجازت نہیں دی گئی تھی۔ نہ جانے وہ کیا سوچ رہی ہوگی کہ میرے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا ہے کیا میں غلط کہہ رہا ہوں؟"

"تمہارا نام کیا ہے؟" عمران نے کہا

"یہ فیصل ہے" سیکورٹی آفیسر نے جواب دیا: "اس کا تعلق اکاؤنٹس ڈیپارٹمنٹ سے ہے۔" عمران نے افسوس کیا کہ ہوگن نے اس کا نام کچھ اس انداز سے لیا تھا کہ اسے اچھی طرح سے یاد رہ سکے۔

اس آدمی نے بولنے کے لئے منہ کھولا لیکن الفاظ ادا نہیں ہو سکے اسی لمحے سرخ بالوں والے نے کہا: "مسٹر فیصل نے کچھ کہا ہے میں بھی اس کی تائید کرتا ہوں۔ ہمارے ساتھ جو سلوک کیا گیا ہے وہ ناروا تھا۔"

ایک عورت عمران سے مخاطب ہوئی: "میرا نام ثریا ہے۔ کیا تم میرا نام بھی ذہن میں محفوظ رکھ سکتے ہو۔ میں بھی احتجاج کرتی ہوں۔"

عمران نے محسوس کیا کہ ان سب کی آنکھوں میں ہوگن کے لئے بے پناہ نفرت کے تاثرات تھے۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا اور زہریلے انداز میں مسکراتا رہا۔

جب فریبہ اپنے بزنس سوٹ میں داخل ہوئی تو عمران اس وقت ڈیسک کے عقب میں بیٹھا ہوا تھا۔ عمران نے اسے ایک کرسی پر بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ اب کیا بات ہے؟" فریبہ نے جارحانہ لہجے میں سوال کیا۔

عمران نے جواباً سگریٹ کے دو فلٹر ٹیپڈ ٹکڑے اس کی طرف بڑھا ئے

ان ٹکڑوں پر لپ اسٹک کے دھبے تھے۔ اس سرخی کا شیڈ بالکل وہی تھا جو فرینہ استعمال کر رہی تھی۔

"میں نے انہیں اسٹور روم سے اٹھایا ہے۔" عمران نے کہا۔" اوپر کے سلوٹ کو دیکھتے ہوئے میں اسٹور روم میں گیا تھا۔"

فرینہ جس جگہ بیٹھی تھی وہاں سے ان ٹوٹوں کو بہ آسانی دیکھ سکتی تھی اس نے انہیں لینے کے لئے حرکت نہیں کی اور نہ ہی اس کے لب ہلے۔

"زرناف کو قتل کیا گیا ہے۔" عمران نے کہا۔" اب یہ بات کسی غلط فہمی کے بغیر کہی جا سکتی ہے اور میں اسے ثابت کر سکتا ہوں۔"

"زرناف کو قتل کرنے کے لئے ایک بے آواز رائفل استعمال کی گئی تھی۔" عمران نے وضاحت کی۔" اسے خاصے فاصلے سے قتل کیا گیا تھا۔"

اس کے بعد قتل کو خودکشی کا کیس بنانے کی کوشش کی گئی تھی۔ اس موقع پر جب پہلے تم ہی منظر عام پر آتی ہو تم نے لاش کو دریافت کیا تھا۔۔۔"

عمران ان سگریٹ کے ٹکڑوں کو پوروں سے چھو کر غور کرنے لگا۔

" ان ٹوٹوں پر وہی سرخی ہے جو تم لگاتی ہو۔ اور انہیں میں نے سوٹ کے ملحقہ اسٹور روم سے اٹھایا تھا۔ کوئی وہاں سگریٹ نوشی کرتا رہا ہے۔ کسی نے وہاں دو سگریٹ پیئے اور پھر انہیں کچل دیا تھا۔ وہی قاتل ہو سکتا ہے۔"

"کیا تم مجھے قاتل سمجھتے ہو؟ تمہارا مطلب ہے یہ سگریٹ کے ٹوٹے وہاں میں نے پھینکے تھے۔

اس کی آواز خاصی بلند تھی۔

"کیا تم نے ایسا کیا تھا ۔؟"

"قطعاً نہیں ۔" اس نے جواب دیا ۔ "نہیں ۔ میں نے اسے قتل نہیں کیا تھا ۔"

"لیکن تمہارے پاس قتل کی معقول وجہ تھی ۔"

"اس کے ہونٹ سکڑ گئے ۔ "کیا تم ہوگن کی باتوں کو بغور سنتے رہے ہو ۔!

"اس نے جو کچھ مجھے بتایا تھا کیا وہ سچ ہے ؟"

"معلوم نہیں وہ تمہیں کیا بتاتا رہا ہے ۔"

"تم اندازہ لگا سکتی ہو ۔"

"یہی کہ وہ مجھے زیادہ پسند کرتا تھا ۔؟" اس نے ایک طویل سانس لی اور کہا ۔ "یہ بات بہرحال جھوٹ نہیں ہے ۔" اس نے بے تابی سے پہلو بدلا ۔

"کیا تم مجھے سگریٹ دے سکتے ہو ۔؟"

"میں چیونگم کا عادی ہوں ۔ کہو تو پیش کروں ۔؟" عمران نے کہا ۔

"شکریہ ۔" اس نے کہا ۔ "میری دراز میں سگریٹ ہوں گے ۔" عمران نے اس کی دراز سے ایک سنہرا سگریٹ کیس نکال کر اس کی طرف بڑھا دیا ۔ اس نے ایک سگریٹ سلگاتے ہوئے کہا ۔

میں زیادہ سگریٹ نوشی کی عادی نہیں ہوں ۔" اس کی نگاہ ان دھبے دار نوٹوں کی طرف اٹھ گئی ۔ "میں چاہتی ہوں کہ تم ان ٹکڑوں سے کچھ موازنہ کر لو ۔"

عمران نے اثبات میں سر ہلا دیا ۔

"کیا تم کبھی کھل کر بات نہیں کرتے۔ ؟" فرنیہ غرائی۔ اس کا چہرہ غصے سے سرخ ہو گیا تھا۔" اس نقاب کو چہرے سے نوچ کر پھینک دو عمران۔ مجھے الجھن ہو رہی ہے۔ میں یہ رویہ برداشت نہیں کر سکتی۔"

عمران خاموشی سے اس کا جائزہ لیتا رہا۔

"نہیں۔ میرا خیال ہے تم سے کبھی کوئی غلطی نہیں ہوتی۔ رفتہ رفتہ اس کی آنکھوں کی سلگتی ہوئی آگ مدھم پڑنے لگی اور پھر اس کی آنکھیں ویران نظر آنے لگیں۔

"میں نے بہت سی غلطیاں کی ہیں۔ بے شمار غلطیاں۔"

"غالباً میری زندگی کی سب سے بڑی غلطی اس جگہ آمد ہے۔" وہ جلتے ہوئے سگریٹ کے سلگتے ہوئے گوشے کو گھورنے لگی۔ اس نے راکھ جھٹکی اور کہا۔" میں زندگی بھر ایک اداکارہ بننے کا خواب دیکھتی رہی ہوں۔ لیکن مجھ میں اس کی صلاحیت نہیں ہے۔ سولہ سال کی عمر سے میں نے اسٹیج پر اپنا مستقبل سنوارنے کی کوشش شروع کر دی تھی۔ لیکن میں کامیاب نہیں ہو سکی۔ ناکامی کے بعد میں نے آسان زندگی گزارنے کا فیصلہ کیا تھا۔"

"اور تمہیں اس میں بھی کامیابی نہیں ہوئی ہے۔"

"نہیں۔ میں نے ایک پروڈیوسر کے قریب ہونے کی کوشش کی۔ بہت زیادہ قریب لیکن اس سے بھی بات نہیں بنی۔ اور مجھے اپنی ذات سے نفرت سی ہو گئی۔"

وہ ہنس پڑی۔ اس کے ہنسنے کے انداز سے دل شکستگی کا احساس ہوتا

ہونا تھا۔" میں تمہیں تفصیلات بتا کر بور نہیں کروں گی۔"

"بس اتنا سمجھ لو کہ پروڈیوسر سے قریب ہونا بھی کام نہیں آیا۔ میں بدتر حالات تک پہنچ گئی۔ لیکن ناکام رہی اور زندگی میرے لئے ناقابلِ برداشت ہوگئی اور پھر میں نے اس معاملے کو ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا۔"

اس نے سگریٹ پھینک کر دوسرا سلگا لیا۔

"جس رات میری ملاقات مسٹر زرناف سے ہوئی تھی میں نے اپنی زندگی کو بالآخر ختم کرنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔

لیکن تم جانتے ہو کہ خودکشی کرنے کے لئے بھی تھوڑی رقم خرچ کرنی پڑتی ہے۔ اگر تم ایک سستی سی جگہ رہتے ہو تو ادھار لے کر خودکشی بھی نہیں کر سکتے۔ زہر خریدنے کے لئے بھی رقم کی ضرورت ہوتی ہے۔ میں دریا پہ پہنچی۔ پچاس فٹ گہرے سیاہ پانی میں خود کو گرا کر ختم کرنا بھی دل گردے کا کام ہے۔

وہ ایک سرد رات تھی۔ بازار سنسان تھا۔ میں پل سے کودنے ہی والی تھی کہ مسٹر زرناف نے مجھے بچا لیا۔ ممکن ہے وہ میرا تعاقب کرتا رہا ہو۔ بہر حال اس نے میرا ارادہ بھانپ لیا تھا۔ اور مجھ سے زیادہ دور نہیں تھا۔ اس نے مجھے پیچھے کھینچ لیا تھا۔"

وہ زہریلے انداز میں مسکرانے لگی۔

"پہلے پہل میں نے جدوجہد کی۔ میں مرنا چاہتی تھی۔ میں ہسٹریائی کیفیت کا شکار ہو چکی تھی۔ لیکن وہ ایک طاقتور مرد تھا۔ بڑھاپے کے باوجود

وہ مجھ سے زیادہ توانا تھا۔

میرے جوتے اندھیرے میں کہیں گر گئے۔ اسی لمحے ایک پولیس والا وہاں آگیا۔ میں کراہ رہی تھی اس نے مسٹر زرناف سے معلوم کیا کہ کیا معاملہ ہے۔ زرناف نے اسے اپنا کارڈ دکھایا اور کہا کہ اسے اس معاملے سے کوئی دلچسپی نہیں ہونی چاہیئے۔ بہر حال ہم دونوں کو اس وقت معلوم ہوا تھا کہ وہ کون ہے اور اس کی شخصیت میرے لیے بہر حال دلکش تھی۔"

وہ سگریٹ کا گہرا کش لگا کر کھانسنے لگی۔

"زرناف نے پولیس والے کو رخصت کر کے مجھ سے دریافت کیا کہ آخر میں کیوں خودکشی کرنا چاہتی تھی۔"

اس کا لہجہ ہمدردی سے بھرپور تھا اور اس وقت مجھے کسی کی ہمدردی کی شدید ضرورت تھی۔

وہ مجھ میں ذاتی طور پر دلچسپی لے رہا تھا۔

میں نے اسے ایک فرضی کہانی سنا دی۔ میں اسے حقیقت سے آگاہ نہیں کرنا چاہتی تھی۔ میں نے پروڈیوسر سے اپنے تعلقات بھی اس سے چھپائے تھے۔ میں نے اپنی کہانی میں دولت کی کمی کو اصل وجہ بتایا تھا۔ میں نے اسے بتایا کہ رقم کے بغیر میں زندہ نہیں رہ سکتی تھی۔"

"اس نے مجھ سے دریافت کیا کہ مجھے کتنی رقم کی ضرورت ہے۔ میں نے اسے بتایا کہ صرف چند سو روپے!"

یہ رقم میرے لئے اس وقت واقعی بہت بڑی رقم تھی۔

لیکن زرناف اس رقم کا شکن کر نہیں پڑا تھا۔ وہ ایک امیر آدمی تھا۔ اسے معمولی سی رقم پر ہنسنا چاہیئے تھا۔

"مسٹر زرناف نے مجھے اس وقت اس کام کی پیش کش کی جس پر میں متعین ہوں۔ اس نے صاف بتایا کہ وہ مجھ میں دلچسپی لے رہا ہے۔ اسے مجھ میں بے پناہ کشش محسوس ہو رہی تھی۔

مجھے اس کی یہ بات قبول کرنے میں کوئی تامل نہیں ہوا کیونکہ اگر ایسا نہ ہوتا تو وہ مجھے مرنے سے ہرگز نہ بچاتا۔ وہ ایک سخت گیر آدمی تھا وہ جو کچھ حاصل کرنا چاہتا تھا آسانی سے کر لیتا تھا۔

اس کے برعکس وہ میرے لیے بہت مہربان تھا۔

اس نے سگریٹ کا کثیف دھواں حلق سے اگل دیا۔

میں نے اس کی پیش کش قبول کر لی۔ میں یہاں کام کرنے لگی۔ مجھے اس سے اچھی خاصی آمدنی ہونے لگی۔ میں اس کی ذاتی سیکرٹری تھی۔ وہ ایک عجیب آدمی جو چاہتا تھا خرید لیتا تھا۔

اس نے اپنے رویہ سے اس کی سخت گیری کو اپنی ذات کی حد تک نرمی میں بدل لیا تھا۔ لیکن گزشتہ روز اسے میرے بارے میں حقائق معلوم ہو گئے۔ اس نے دو آدمیوں کو میرے متعلق باتیں کرتے ہوئے سن لیا تھا۔ اسے معلوم ہو گیا کہ میں اس سے دھوکہ کر رہی تھی۔

اسے سب کچھ معلوم ہو چکا تھا۔

"اس نے مجھے گزشتہ رات یہ بتایا تھا کہ اب میرا کوئی راز راز نہیں رہ گیا ہے۔ وہ مجھ سے بہت زیادہ ناراض تھا"

" اور ہارون کے متعلق کیا رہا۔؟"

عمران نے اس دوران میں پہلا سوال کیا۔ اس وقت تک وہ غور سے اس کی داستان سنتا رہا تھا۔

"ہارون" اس کا خیال تھا کہ وہ مجھ سے محبت کرتا ہے لیکن وہ میری زندگی کی کہانی سے واقف نہیں تھا۔

میں اس کی پرائیویٹ سیکرٹری کے علاوہ سب کچھ تھی یہ حقیقت ہے۔ میرا خیال تھا کہ وہ کسی کی باتوں پر یقین نہیں کرے گا۔

ہارون کی حد تک اسے صرف یہ معلوم ہے کہ وہ۔ امید کر رہا ہے۔ کہ کسی دن میں جواباً" اس سے محبت کرنے لگوں گی۔

لیکن ایسا کبھی نہیں ہو گا۔

میرا خیال ہے میں اب محبت کرنے کے قابل نہیں ہوں۔ میں نے کبھی ہارون کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ ہو گن مجھ سے دوستانہ تعلقات بڑھانا چاہتا تھا۔ لیکن وہ رزناف سے خوفزدہ تھا۔

میں نے اسے بھی لفٹ نہیں دی تھی۔

"یہ دنیا ایک جنگل ہے۔ مسٹر عمران جہاں مختلف قسم کے حیوان رہتے ہیں۔

"کیا تمہیں اس بارے میں کوئی اندازہ نہیں۔ سگریٹ کے یہ دونوں

ٹکڑے سے اوپر کس طرح پہنچے ہوں گے۔؟"
عمران نے سوال کیا۔
ممکن ہے کوئی اوپر سگریٹ پیتا رہا۔ لیکن یہ سگریٹ میرے نہیں
ہیں فرینہ نے جواب دیا۔
"کیا ہارون تمہارے ساتھ ہی اوپر رہا تھا۔؟"
"نہیں وہ ہر وقت میرے ساتھ نہیں رہتا تھا" فرینہ نے کہا۔
"لیکن اس نے زرناف کو قتل نہیں کیا۔ مجھے پورا یقین ہے۔"
"جب گولی کی آواز سنی تھی تو کیا وہ تمہارے ساتھ تھا؟"
"نہیں!"
عمران اٹھ کھڑا ہوا۔" میں تمہارے بیان پر یقین کر رہا ہوں۔
مس فرینہ۔" اس نے کہا اور خفیف سا مسکرا کر رہ گیا" اب صرف
ایک بات رہ گئی ہے اس کے بعد تم جا سکتی ہو۔"
وہ ڈیسک کے کنارے پر بیٹھ گیا" تم نے کچھ دیر قبل مجھے بتایا
تھا کہ مسٹر زرناف نے اپنا وصیت نامہ تیار کر لیا تھا۔ بڑے آدمی
عموماً ایسا کرتے ہیں۔ لیکن تمہارے بتانے کا انداز ایسا تھا جیسے تم
کوئی خاص بات جانتی ہو۔"
" دراصل وہ دو دن کے لئے کہیں گیا تھا۔ اس کے بعد
اس نے اپنا وصیت نامہ تیار کر لیا تھا۔ اسی روز اس نے اپنے بیٹے
الکیسی سے ملاقات کی تھی جو دس منٹ تک جاری رہی تھی پھر وہ

باہر نکلا تھا تو بڑ بڑا رہا تھا۔ جیسے یہ ملاقات محض وقت کا زیاں تھی۔
دس منٹ بعد زرناف نے مجھے حکم دیا کہ اس کے قانونی مشیروں کو طلب کروں۔ میں نے اور ہوگن نے وصیت نامہ پر گواہوں کے طور پر دستخط کئے تھے۔ ان کے درمیان زیادہ محبت نہیں تھی۔ اگرچہ ان کے درمیان جھگڑے ہوتے رہتے تھے۔ لیکن اس صبح ایسا نہیں ہوا تھا۔"
"کیا اس کے قانونی مشیروں کو معلوم ہے کہ وہ مر چکا ہے ؟"
معلوم نہیں ممکن ہے ایجنسی نے انہیں اطلاع دی ہو۔"
"بہت بہت شکریہ بس۔ اب تم گھر جانا چاہو تو جا سکتی ہو۔" عمران نے تھکے تھکے انداز میں کہا اور کرسی پر گر گیا۔

قرینہ کے جانے کے بعد ہوگن دفتر میں داخل ہوا۔ وہ دروازے میں دیوار کی طرف پشت کرکے کھڑا ہوگیا۔ اس کی نگاہ لڑکی پر جمی ہوئی تھی۔ سنہرے بالوں والی دبلی پتلی سیکرٹری پاؤں گھسیٹتی ہوئی چل رہی تھی۔

چند لمحوں تک وہ اسے گھورتا رہا۔ پھر اس کی تیز نگاہ سگریٹ کے ان ٹوٹوں کی طرف جم گئی جو پلاٹر پر رکھے ہوئے تھے اور پھر وہ عمران کی طرف متوجہ ہوا۔

"اوہ۔ تو تم نے یہی چیز اوپر سے اٹھائی تھی۔ یہ لپ سٹک کا وہی شیڈ ہے جو قرینہ استعمال کرتی ہے۔" وہ آہستہ آہستہ ٹہلتا ہوا میز کے قریب آیا اور دونوں والے سگریٹ کے ٹوٹوں کو دیکھنے لگا۔ "کیا تم نے اس لڑکی کے بارے میں پوچھا تھا؟"

"ہاں ۔"

عمران کے منہ سے یہ جواب بہ مشکل نکلا تھا۔ وہ نزناف کی موت یا قرینہ کے بارے میں ہوگن سے دوبارہ بات چیت نہیں کرنا چاہتا تھا۔

"اس نے کیا جواب دیا ؟"

عمران خاموش رہا۔ ہوگن غصے سے سرخ ہوگیا۔ لعنت ہو تم پر، مجھے یہ معلوم کرنے کا حق ہے۔ اس نے تمہیں کوئی نہ کوئی جواب ضرور دیا ہوگا۔ وہ گھر جا رہی ہے۔ کیا اسے جانے کی اجازت تم نے دی ہے ؟"

"میں اسے بغیر وجہ کے یہاں نہیں رکھ سکتا ۔" عمران نے سرد لہجے میں کہا۔ "میرے پاس ایسا کوئی جواز نہیں کہ . . ."

"جواز ؟ میں کہتا ہوں یہ سب کیا ہے ؟" اس نے سگریٹ کے ٹوٹوں کی طرف اشارہ کیا۔

"یہ ۔" عمران نے سگریٹ کے ٹوٹوں کو چھوتے ہوئے کہا" یہ سگریٹ کے ایسے ٹوٹے ہیں جن پر لپ اسٹک کے دھبے لگے ہوئے ہیں۔ یہ حقیقت معلوم ہوتی ہے کہ یہ شیڈ وہی ہے جو مس قرینہ استعمال کرتی ہے ۔"

"معلوم ہوتا ہے وہ ہوگن غرایا۔" تمہیں معلوم ہے کہ یہ ایک ٹھوس حقیقت ہے ۔" ہوگن کا چہرہ غصے سے سرخ ہوگیا۔ ایسا محسوس ہوتا ہے جیسے تم بھی اس لڑکی کے پیچھے ہو ۔"

"لڑکی کے پیچھے ہوں ؟" عمران غرایا۔

"ہاں۔ تم میرا مطلب بہ خوبی سمجھ رہے ہو۔ بعض لڑکیاں ایسی ہوتی ہیں

جن کو نظر انداز کرتا کسی زاہد کے بس کا روگ بھی نہیں ہوتا۔ تم یقیناً اس کے دام میں پھنس چکے ہو۔"

وہ عمران کی طرف جھکا اس کی آنکھوں میں جھانک رہا تھا۔ یہی وہ موقع تھا جب عمران کا ہاتھ چل نکلا۔ اس نے ہاتھ اٹھایا اور الٹے ہاتھ سے ایک زوردار چوٹ لگائی۔ کمرے میں دھماکا جیسی آواز پیدا ہوئی۔ اور خاموشی چھاگئی۔ خاموشی کے اس لمحے میں ہوگن کے ہونٹوں سے خون رسنے لگا۔ اس کا چہرہ غصے سے بھیانک ہوگیا۔

سیکورٹی چیف کی آنکھوں سے نفرت کا لاوا بہہ رہا تھا۔ وہ غصے سے بے قابو ہوکر کانپنے لگا۔ عمران کے ہونٹوں پر تاؤ دلانے والی شریر مسکراہٹ رقصاں تھی" میں ان لڑکیوں کی بجائے تم جیسے آدمیوں کے پیچھے رہتا ہوں۔ یاد رکھنا۔"

عمران کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔ اگر تم میرے خلاف کوئی سازش کر رہے ہو تو ضرور کرو۔ میری طرف سے کھلی اجازت ہے اور اس کے بعد دیکھ لینا کہ تمہارا کیا حشر ہوتا ہے۔" عمران اسے گھورنے لگا۔ اس کی آنکھیں برف کی گول ڈلیوں کی طرح سرد اور چمکدار تھیں۔

ہوگن بدستور کانپ رہا تھا۔ اس نے رومال سے پھٹے ہوئے ہونٹ کو پونچھا اور بھاری لہجے میں کہا" میں تمہاری اس حرکت کو یاد رکھوں گا۔"

"یہ وعدہ تم پہلے بھی کر چکے ہو" عمران غرایا" لیکن تم پھر بھول گئے تھے۔"

عمران نے فون کا ریسیور اٹھایا اور سخت لہجہ میں کہا" مجھے مسٹر الیکسی زرناف

سے فوراً ملاؤ۔ میں بات کرنا چاہتا ہوں"۔

دوسری طرف سے جواب نہیں ملا۔ انتظار کے ان لمحات میں اس کی نگاہ ہوگن پر جمی رہی۔ "تم پولیس سروس کے دوران بھی کوئی اچھے افسر نہیں رہے ہو۔ ایک اچھا افسر وہی ہوتا ہے جو یہ جانتا ہے کہ وہ کیا بول رہا ہے۔ اگر تم کچھ دن میری رفاقت میں رہتے تو میں تمہیں بہت کچھ سکھا دوں گا۔

مسٹر ایکسی زنانات محوِ خواب ہیں"۔ دوسری طرف سے کہا گیا۔

عمران فوراً ریسیور کی طرف متوجہ ہوا۔ "انہیں اٹھاؤ اور بتاؤ کہ میں بول رہا ہوں۔ میں ان سے انتہائی اہم بات چیت کرنا چاہتا ہوں"۔

"لیکن وہ سو رہے ہیں"۔

"اٹھاؤ جلدی۔ ورنہ میں کوئی ایسا قدم اٹھانے پر مجبور ہو جاؤں گا۔ جس کے بعد تمہیں افسوس ہوگا کہ تم نے میری بات کیوں رد کر دی"۔ عمران کا لہجہ اس حد تک سفاک تھا کہ دوسری طرف سے بولنے والا کانپ گیا ہوگا۔

ادھر سے کوئی آواز سنائی نہیں دی۔ غالباً وہ عمران کی بات پر عمل کرنے گیا تھا۔

کچھ دیر بعد نیند میں ڈوبی ہوئی آواز آئی۔ "ایکسی۔ کیا بات ہے؟"

"میں تمہیں یہ اطلاع دینا چاہتا ہوں کہ تمہارے باپ کو قتل کیا گیا ہے"۔

"شٹ اپ"۔ ایکسی غرایا۔ "تم اس وقت کھلی لائن پر بات کر رہے ہو۔ میں نے تمہیں کہا تھا کہ کل دوپہر میں مجھے رپورٹ دینا"۔

"میں ابھی اور اسی وقت بات کروں گا۔ تمہارا کام آدھا مکمل ہو چکا

ہے۔ بہتر ہے کہ اب تم پولیس کو اطلاع دے دو۔ میں جا رہا ہوں۔ یہ اطمینان ضرور رکھو کہ اب تمہاری دولت کو کوئی خطرہ لاحق نہیں رہے گا۔"

بکواس بند کرو۔ تم کہیں نہیں جا سکتے۔"

"یہ محض تمہارا خیال ہے۔" عمران نے قہقہہ مار کر کہا۔ "میں جا رہا ہوں۔ اگر تم پسند کرو تو اپنے اس پالتو گوریلے کو حکم دو کہ یہ مجھے روکنے کی کوشش کرے۔ خدا حافظ مسٹر ایکیبی۔"

عمران نے ریسور ہوگن کے ہاتھ میں تھمایا اور دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ ہوگن نے اسے روکنے کی کوشش نہیں کی۔ وہ جلدی جلدی فون میں بات کرنے لگا۔ عمران باہر نکل آیا۔ کسی کو اسے روکنے کی جرأت نہیں ہوئی۔ اس نے ٹیکسی لی اور سیدھا پولیس ہیڈ کوارٹرز کی طرف روانہ ہو گیا۔

عمران اس سے پہلے بھی کئی بار ایسے لوگوں کے چنگل میں پھنس چکا تھا۔ لیکن ہر بار اس نے انہیں ناکوں چنے چبوائے تھے۔ الکسی زرناف نے اسے پہلے تو واقعی بے بس کر دیا تھا۔ لیکن جب وہ وہاں سے واپس ہوا تو صورت حال پوری طرح اس کے ہاتھ میں تھی۔ گویا اس نے بازی جیت لی تھی۔

وہ سیدھا پولیس ہیڈ کوارٹر پہنچا۔

اس نے صورت حال کے بارے میں اپنا تفصیلی بیان دیا اور پھر دستخط کرکے باہر نکل آیا۔ چھ بجکر پانچ منٹ ہوئے تھے۔ اس نے ٹیکسی کی تلاش میں ادھر ادھر نگاہ دوڑائی لیکن یہ وقت ایسا نہیں تھا کہ اسے کوئی سواری

آسانی سے مل جاتی۔

عین اسی لمحے ایک لوکل ٹرین اسٹیشن سے روانہ ہوئی۔ اس گاڑی میں ایٹم انجن لگا ہوا تھا۔ ایک عورت نے کھڑکی کھولی اور سل پہ ہاتھ رکھ کر صبح کے جھٹپٹے میں وہ ٹرین کو دیکھنے لگی۔

یہ ایک نوجوان عورت تھی اس کا نام سہیلہ تھا۔ ٹرینوں سے اس کو خاص رغبت تھی۔ گاڑیاں اس کی توجہ فوراً اپنی طرف کھینچ لیتی تھیں۔ خصوصاً بھاپ سے چلنے والے انجن تو دیکھنا تو اس کے لئے واقعی دل خوش کن نظارہ تھا۔

وہ جب چھوٹی تھی تو گاڑی کی آواز سن کر سیدھی کھڑکی کی طرف بھاگتی تھی۔ اس کے گھر والے اسے پکارتے رہتے تھے کہ کم از کم پورے کپڑے تو پہن لے۔ گاڑی میں بیٹھے ہوئے لوگ اس حالت میں دیکھیں گے تو کیا کہیں گے۔

گاڑی گزر چکی تھی اور سہیلہ کے چہرے پر تمتماہٹ رفتہ رفتہ زائل ہو رہی تھی۔ اس نے دو ایک بار اپنے جسم میں جوش اور ولولے کی لہر کو محسوس کیا اور یہ لہر جلد ہی ختم ہو گئی۔ وہ تھکے تھکے انداز میں کھڑکی سے واپس مڑی۔ جب وہ اپنے بستر کی طرف واپس جا رہی تھی۔ تو اس نے ایک چیز دیکھی۔

اس نے ایک خلا دیکھا تھا۔ یہ سامنے کی عمارتوں کے درمیان بمباری سے ایک عمارت کے گرنے سے پیدا ہوا تھا۔ اس نے وہاں ایک آدمی

دیکھا جو کار کا دروازہ بند کر رہا تھا۔ اس نے جو کچھ دیکھا اگرچہ اس کے مطلب کا نہیں تھا لیکن سب کچھ اس کے ذہن میں محفوظ ہو گیا۔ وہ بستر پر لیٹ گئی۔ اور چھت کو گھورنے لگی۔

اسے ایک چیز دکھائی دی تھی۔ وہ سوچ رہی تھی کہ اس کا اس سے کوئی تعلق ضرور تھا۔ وہ خود کو بے پناہ تھکی تھکی سی محسوس کر رہی تھی اس لئے تھکن سے برا حال تھا۔

وہ ماریسا ہاؤس میں ٹائپسٹ کے طور پر کام کرتی تھی۔ وہ بھی اس چھوٹے سے گروپ میں شامل تھی جسے عمران نے زرناف کے دفتر کے باہر دیکھا تھا وہ خوفزدہ تھی۔ اس کے لئے یہ ایک خوفناک تجربہ تھا۔ اس کے ذہن میں عمران کا چہرہ گھوم گیا۔ وہ سوچ رہی تھی کہ بالآخر وہ سب کچھ قابو میں کر لے گا۔ اس کی شخصیت نے اسے اتنا متاثر کیا تھا کہ اس کا خوف بڑی حد تک زائل ہو گیا تھا۔

اس کے کانوں میں سیکورٹی افسروں کی باتیں اور ان کے خوفزدہ کرنے والے انداز کا ایک ایک منظر گھوم رہا تھا وہ عمران کے بارے میں رات بھر سوچتی رہی تھی۔

عمران اسے بہت مختلف دکھائی دیا تھا۔ اس کے چہرے میں اسے صداقت اور ایمانداری کی جھلک محسوس ہوئی تھی۔ اسے یقین تھا کہ وہ کسی سے خوفزدہ ہونے والوں سے نہیں ہے۔

سہیلہ نے آنکھیں بند کر لیں۔ اس نے تکئے کو کھینچ لیا۔

اسے آرام محسوس ہو رہا تھا اور اب نیند کا خمار اس کے ذہن پر اثر انداز ہو رہا تھا۔ وہ خوش تھی کہ اس نے ٹرین کو دیکھنے کے لئے اتنی دیر انتظار کیا اور بالآخر ٹرین کی گھن گرج نے اسے عجیب سا سکون بخشا تھا۔

عمران بہت اچھا ہے۔۔۔۔ عمران۔۔۔۔ وہ اس کے بارے میں سوچتی ہوئی سو گئی۔ نیند کی گہرائی میں رات بھر کی جاگتی ہوئی نوجوان عورت کو نیند آ گئی تھی۔

پولیس نے فریدہ کو گرفتار کر لیا تھا۔

یہ خبر عمران کے لئے دھماکہ خیز تھی۔ اس نے فوراً فیاض کو فون کیا جو زرناف کے قتل کی اطلاع ملتے ہی اس کیس کا انچارج بن گیا تھا۔ فیاض نے اسے بتایا کہ فریدہ کی کار سے وہ رائفل ملی ہے۔ جس سے زرناف کو قتل کیا گیا تھا۔ اس نے ثبوت کے طور پر ان سگریٹ کے ٹوٹوں کا بھی تذکرہ کیا جن پر لپ اسٹک کے دھبے لگے ہوئے تھے۔

عمران نے سختی سے اس بات کی تردید کی تھی۔ کیونکہ اسے موقع واردات سے ایک اور شہادت بھی ملی تھی جسے اس نے ایک لفافے میں محفوظ کر لیا تھا۔ ماچس کی ایک آدھ جلی تیلی تھی جسے ماچس بک

سے توڑ کر جلایا گیا تھا۔ یہ مخصوص ماچس بک عرف ایک کلب میں ملتی تھی۔ جس کا نام ڈان جوآن کلب تھا۔ اور اس کے ممبر صرف مرد تھے۔ جہاں عورتوں کا داخلہ ممنوع تھا۔

فیاض نے اس سے دوسرا خیال پیش کیا کہ یہ ماچس فرینک کے کسی مرد دوست نے اسے دی ہوگی۔

عمران نے اسے سمجھانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔ تنگ آکر اس نے سلسلہ منقطع کر دیا۔ اور زرتاف کی عمارت ماریسیا ہاؤس کا نمبر ڈائل کرنے لگا۔

اس نے ڈائریکٹری میں ایکسی کا نمبر تلاش کرنے کی کوشش کی تھی۔ لیکن ناکام رہا تھا عمران نے سلسلہ ملتے ہی خاتون آپریٹر سے درخواست کی کہ اسے ایکسی سے بات کرنے کا موقع دیا جائے۔ آپریٹر نے بتایا کہ ایکسی وہاں موجود نہیں ہے اور اس کے آنے کا امکان بھی نہیں ہے۔ اس سے زیادہ تکلیف دہ بات یہ تھی کہ وہ اس کے گھر کا نمبر بتانے سے بھی قاصر تھی۔

عمران نے جھلا کر فون بند کر دیا۔

وہ سوچ رہا تھا کہ ہوگن سے بات کر لیتا لیکن آخر کیا؟ اس سے تو کسی قسم کی بات کرنا بے کار ہی تھی۔ اس نے فیاض کو ضروری شہادتیں دے کر فرینہ کی پوزیشن خراب کر دی تھی۔ اور فیاض نے فرینہ کو گرفتار کر لیا تھا۔ گویا ہوگن کی مراد پوری ہوگئی تھی۔

اس کا صاف مطلب تھا کہ ایکسی کو اپنے باپ کے لئے جس قاتل

کی تلاش تھی۔ اسے ڈھونڈ نکالا تھا۔ اسے صرف ایک قاتل کی ضرورت تھی جس سے یہ ثابت ہوتا کہ اس کے باپ نے خودکشی نہیں کی ہے۔ فرینہ کی گرفتاری میں ایجیسی اور ہوگن کی سازش کھلی ہوئی تھی اور عمران کا مارے غصّے کے برا حال ہو رہا تھا۔

عمران کو اس بات کا بھی یقین تھا کہ فرینہ کی کار سے آلۂ قتل برآمد ہونے والے معاملے میں بھی ان دونوں کا ہاتھ ہے۔ ماریسیا ہاؤس دریا کے کنارے واقع تھا کیا کسی قاتل سے یہ توقع کی جاسکتی ہے کہ وہ آلۂ قتل کو دریا کرنے کی بجائے کسی ایسی جگہ ڈال دے جہاں سے اسے بہ آسانی تلاش کیا جاسکتا تھا؟

عمران سوچ رہا تھا کہ فرینہ کو اس معاملے میں ملوث کرنے سے ان دونوں کو بعض مصائب کا یقیناً سامنا کرنا پڑے گا۔۔۔ یہ بات غالباً ان دونوں کو بھی معلوم تھی۔ ایسے میں انہوں نے یہ خطرہ مول لینے کی کیوں کوشش کی تھی؟

وہ دیر تک اس معاملے پر غور کرتا رہا پھر اس نے ایک مقامی اخبار کا نمبر ڈائل کیا۔ اب ضروری ہوگیا تھا کہ ملک کی اس عظیم ہستی کے بارے میں کچھ معلومات اور بھی حاصل کی جائیں۔ انور سے زیادہ اس سلسلے میں اسے اور کون معلومات فراہم کرسکتا تھا۔ وہ مقامی رپورٹر اور عمران کا گہرا دوست تھا۔ عمران نے فیصلہ کیا کہ وہ اس معاملے کو آخیر تک نمٹائے بغیر نہیں رہے گا۔

انور کو فون کرنے کے بعد وہ فلیٹ سے باہر نکل آیا۔
نصف گھنٹے بعد ٹپ ٹاپ میں بیٹھا دیدے نچاتا ہوا انور کو دیکھ رہا تھا جس کے منہ سے چائے کی پیالی لگی ہوئی تھی اور وہ اطمینان سے چائے پی رہا تھا۔

عمران بڑے تحمل سے اس کی طرف دیکھتا رہا۔

انور نے چائے ختم کی اور عمران کی جانب متوجہ ہوا۔ اس نے رومال سے منہ پونچھا اور مسکرانے لگا۔ "میں تمہاری بے تابی کو سمجھ رہا ہوں" اس نے کہا اور مسکراہٹ ہونٹوں پر مزید پھیل گئی۔

عمران نے ایک طویل سانس لی اور خاموش رہا۔

"میں زرناف کے بارے میں چند ایسی باتیں جانتا ہوں جو شاید اس ملک میں کوئی اور نہیں جانتا۔ دراصل ان باتوں کا تعلق پرتگال سے ہے۔ یہ آج سے بہت عرصے پہلے کی بات ہے۔ میں ان دنوں صحافت کے میدان میں بالکل نیا نیا آیا تھا۔

"مجھے ایک پریس ٹور پر پرتگال جانا پڑا۔ ان دنوں زرناف وہاں موجود تھا۔ اگرچہ اس کی مالی حالت زیادہ بہتر نہیں تھی لیکن اس نے بڑے بڑے گھڑاک پھیلا رکھے تھے۔

"اگر میں یہ کہوں کہ زرناف ایک گروہ کا باقاعدہ سربراہ تھا تو کچھ عجیب نہیں ہوگا۔ بہرحال زرناف اور میگی نامی ایک حسینہ کے مراسم تھے۔ ان تعلقات کی نوعیت تم سمجھ سکتے ہو وہ حسینہ ایک ڈیوک کی بیوی تھی۔

ڈیوک کا نام کارلو تھا۔ کارلو سائنسی شعبے سے دلچسپی رکھتا تھا۔ اس لئے بیوی کے ناز و نخرے اٹھانے کا اس کے پاس زیادہ وقت نہیں تھا۔ ان دنوں کارلو کہیں باہر گیا ہوا تھا کہ اس کی عدم موجودگی میں زرناف اور اس کی بیوی میگی کے درمیان دوستی ہو گئی۔

وہ ملک کے اہم مقامات پر ایک ساتھ دیکھے گئے۔ ایک روز جب میگی کا شوہر واپس آیا تو اسے صورتِ حال کا علم ہوا۔ اس نے بیوی کو سمجھانے کی کوشش کی لیکن ناکام رہا۔

زرناف نے ان دنوں اہم پوزیشن حاصل کر لی تھی۔ وہ ایک روز ایک ہوٹل میں میگی کے ساتھ بیٹھا ہوا تھا کہ ڈیوک وہاں پہنچ گیا ان کے درمیان تلخ کلامی ہوئی اور بات ہاتھا پائی تک پہنچ گئی۔

ڈیوک نے ریوالور نکال لیا۔

ان دنوں زرناف کے آدمی ہر وقت اس کے آس پاس ہی رہتے تھے انہوں نے ڈیوک کے ہاتھ سے ریوالور چھین لیا اور اس کو دھکے دے کر باہر نکال دیا گیا۔

درحقیقت اسے دھکا دے کر ہوٹل سے باہر پھینک دیا گیا تھا۔ وہ زینے پر لڑھکتا ہوا نیچے جا گرا۔ اور خاندانی اثرات کے تحت اس کا دماغ ماؤف ہو گیا۔

ڈیوک پاگل ہو گیا۔

اگرچہ اس کے بعد اس کی بیوی اس کے ساتھ نہیں رہی لیکن پرتگالی

قانون کے مطابق وہ اس وقت تک شادی نہیں کر سکتی تھی جب تک ڈیوک اسے طلاق نہ دے دیتا۔

وہ ایک اعلیٰ خاندانی عورت تھی جس نے دل کے ہاتھوں مجبور ہو کر محبت تو کرلی تھی لیکن وہ طلاق یافتہ خاتون نہیں کہلانا چاہتی تھی پھر پرتگالی قانون کے مطابق وہ شوہر سے طلاق نہیں لے سکتی تھی۔

صرف اس کا شوہر اپنی مرضی سے اسے آزاد کر سکتا تھا۔ لیکن یہ کسی طور ممکن نہیں تھا۔ کیونکہ وہ پاگل تھا۔

وہ پاگل شوہر کو چھوڑ کر زرناف کے ساتھ یہاں آگئی ان کے درمیان شادی نہیں ہو سکی۔ زرناف کے لئے یہ بڑے صدمے کی بات تھی۔ اسے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔

اس بات نے اسے پریشان رکھا لیکن وہ مالی طور پر اتنا مستحکم ہو گیا کہ اس نے سکونِ دل کی خاطر اور عورتوں سے بھی تعلقات استوار کر لئے۔ میگی اس معاملے میں اس سے کچھ نہیں کہہ سکتی تھی۔

کیونکہ یہ تعلقات بھی اسی نوعیت کے تھے جیسے کہ خود اس کے زرناف کے ساتھ تھے۔

وہ اس کی داشتہ تھی اور یہ کرب زرناف کے لئے جان لیوا حد تک اذیت ناک تھا۔ وہ اسے بیوی بنانا چاہتا تھا۔ لیکن ڈیوک کے پاگل پن کی وجہ سے ایسا ممکن نہیں تھا۔

اب صرف ایک ہی صورت تھی کہ کسی طرح کارلو مر جائے لیکن ڈیوک

کہاں غائب ہو گیا تھا اس بات کا کسی کو علم نہیں تھا۔

زرناف کے آدمیوں نے اسے تلاش کرنے کی بہت کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہو سکے۔

یہاں پر زرناف کے تعلقات فرینہ نامی ایک عورت کے ساتھ استوار ہوئے تھے۔ جیسا کہ تمہیں معلوم ہو گا کہ اس عورت کا بھی ایک چاہنے والا موجود ہے۔ ممکن ہے ان باتوں کا علم خود زرناف کو بھی رہا ہو لیکن میں اس بات کو تسلیم نہیں کر سکتا۔ کیونکہ زرناف کسی ایسے آدمی کو بھی برداشت نہیں کر سکتا تھا۔

اگر یہ بات اس کے علم میں ہوتی تو اس کی محبوبہ کا محبوب اب تک ٹھکانے لگ چکا ہوتا۔

اپنے حریفوں کو کچل دینا زرناف کی عادت تھی۔ ان باتوں کی روشنی میں تم اندازہ لگا سکتے ہو عمران کہ وہ کس [illegible] تھا۔ اور اس کے دشمنوں کا حلقہ کتنا وسیع تھا۔

زرناف اور میگی کے تعلقات سے الکسی نے جنم لیا تھا۔ یا یہ اس کی کسی داشتہ اور داشتہ کا بیٹا ہے۔ اس کے بارے میں کوئی بات فی الحال یقین سے نہیں کہی جا سکتی۔"

عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔

"بہت بہت شکریہ دوست۔ اس کہانی سے مجھے سوچ کی ایک نئی راہ مل گئی ہے۔ مجھے امید ہے کہ میں اب زیادہ بہتر انداز میں کام کر سکوں گا۔

عمران اس وقت زرناف کے اس وکیل کے سامنے اس کے دفتر میں
جو مارسیا ہاؤس کے وکلا ڈائریکٹر تھا۔ اس نے عمران کی طرف دیکھا اور
اثبات میں سر ہلایا۔

"میرا خیال ہے تمہاری آمد بعض معاملات کے سلسلہ میں ہی ہو سکتی ہے۔
میں تمہارے بارے میں بہت کچھ سن چکا ہوں۔"

"شیطان بالکل میری ہی طرح مشہور ہے" عمران نے بوکھلا کر کہا۔
"وکیل ہنس پڑا۔" بہر حال۔ میں ایک حد تک تمہیں معلومات فراہم
کر سکتا ہوں۔ اور اس حد کا یقین تمہارے سوالات سن کر ہی کروں گا۔
تم کسی کے لئے کام کر رہے ہو۔؟"

زرناف کی موت اور اس کے قاتل کا سراغ لگانے کے معاملات ایجنسی نے میرے سپرد کئے تھے۔ لیکن اب انہوں نے فرینہ نامی ایک لڑکی کو گانٹھ لیا ہے۔ لیکن میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ وہ مجرم نہیں ہے۔ اس کے خلاف محض سازش ہوئی ہے۔"

گویا تم فرینہ کے لئے کام کر رہے ہو؟"

"نہیں بلکہ میں اس ادھورے کام کو مکمل کرنا چاہتا ہوں جو ایجنسی نے میرے سپرد کیا تھا۔" عمران نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ اب وہ کھلنڈرا عمران نظر نہیں آ رہا تھا۔ "میری عادت ہے کہ کبھی کسی کام کو ادھورا نہیں چھوڑتا۔ پھر اس کام کے لئے مجھے بڑی کوفت اٹھانی پڑی ہے...."

وکیل نے ایک طویل سانس لی۔" میں زرناف کا ملازم ہی نہیں اس کا دوست بھی ہوں۔ اس کے اصل قاتل کو بے نقاب کرنے کے لئے میں تمہارے ساتھ ہر ممکن تعاون کر سکتا ہوں۔"

"میں اس وصیت نامے کے بارے میں معلوم کرنا چاہتا ہوں...."

" وہ ایک سفر پر گیا تھا۔ کہاں گیا تھا یہ شاید کسی کو معلوم نہیں۔ اس نے جانے سے پہلے ایک وصیت تیار کرائی تھی جسے بعد میں تبدیل کر دیا گیا تھا۔"

"وہ وصیت نامہ کہاں ہے؟"

"غائب ہے۔" وکیل نے کہا۔" میں نے اس وصیت نامے کو دوبارہ نہیں دیکھا۔ ایجنسی سے معلوم کیا اس نے بھی لاعلمی ظاہر کی۔"

"اگر کوئی وصیت نامہ موجود نہ ہو تو تمام دولت کس کو جائے گی؟"
"ایجیبی کے علاوہ شاید کوئی دوسرا وارث نہیں ہے۔"
عمران نے اثبات میں سر ہلایا اور وکیل کا شکریہ ادا کر کے باہر نکل آیا۔

اس نے ایک پبلک بوتھ کے قریب گاڑی روکی اور اپنے فلیٹ کا نمبر ڈائل کیا دوسری طرف سے سلیمان نے بتایا کہ ایک شخص کئی بار فون کر کے اسے پوچھ چکا ہے اور بالآخر اس نے اپنا نام اور پتہ لکھوا دیا ہے۔

یہ ہوگن کا فون تھا۔

عمران حیران تھا کہ اس نے اس سے رابطہ قائم کرنے کی کیوں زحمت کی ہے۔ جبکہ ان دونوں کے درمیان معاندانہ فضا قائم ہو چکی ہے۔
اس نے کار کا رخ اس عمارت کی طرف موڑ لیا جس کے ایک فلیٹ میں ہوگن مقیم تھا۔

کال بیل کی آواز پر دروازہ کھلا۔
عمران سامنے کھڑے آدمی کو دیکھ کر چونک پڑا اور وہ دو قدم پیچھے ہٹ گیا۔ اس کے سامنے ہوگن کھڑا ہوا تھا۔ اس کا چہرہ فوری طور پر شناخت نہیں کیا جا سکتا تھا۔
اس کے چہرے پر جا بجا زخم تھے اور کھوپڑی خون آلود تھی۔ خون اس کی گردن پیشانی اور کپڑوں پر صاف نظر آرہا تھا۔

کیا ہولی کھیل رہے تھے۔؟ عمران نے حیرت سے کہا۔

یہ ہولی کا رنگ نہیں ہے عمران۔" ہوگن غرایا۔" میں نے تمہیں اس لئے زحمت دی ہے کہ چند ضروری باتیں بتانا چاہتا ہوں۔"

عمران خاموشی سے اسکی طرف دیکھتا رہا۔ دونوں کمرۂ نشست میں آمنے سامنے بیٹھ گئے اور ہوگن گہری سوچ میں ڈوبا غالباً مناسب الفاظ کو ذہن میں ترتیب دے رہا تھا۔

" میں اپنے فلیٹ میں داخل ہوا تو اندر کچھ لوگ پہلے سے موجود تھے ان میں سے ایک نے میری کھوپڑی کے عقبی حصے پر وار کیا۔ یہ شخص غالباً دروازے کی اوٹ میں چھپا ہوا تھا۔ میں پلٹا تو دائیں بائیں سے دو تین آدمی مجھ سے لپٹ گئے انہوں نے مجھے بری طرح زدوکوب کرنا شروع کر دیا۔ میں ان میں سے کسی کا چہرہ دیکھنے میں کامیاب نہیں ہو سکا۔"

" کیا سب نقاب پوش تھے؟"

" نہیں۔ لیکن انہوں نے اس قدر اچانک حملہ کیا تھا کہ میں ان کے چہروں کی طرف توجہ ہی نہیں دے سکا البتہ جب وہ مجھے چھوڑ کر چلے گئے تو میں ان میں سے ایک آدمی کو دیکھنے اور اسے پہچاننے میں کامیاب ہو گیا تھا۔

" وہ کون تھا۔؟"

عمران نے دریافت کیا۔

"سب لوگ یہاں تلاشی لے رہے تھے۔ انہوں نے ہر چیز الٹ پلٹ کر رکھ دی ہے۔ میں جس آدمی کو دیکھنے میں کامیاب ہوا تھا۔ وہ ایکسی ززناف تھا۔ مجھے حیرت ہے کہ اس نے یہ حرکت کیوں کی ہے؟"

یہ کیس اب عمران کے لئے مزید دلچسپی کا باعث بنتا جا رہا تھا۔ وصیت نامہ غائب تھا۔ زرناف کی ایک داشتہ گم سیکرٹری فرینہ حوالات میں تھی۔ اور ہوگن جیسے آدمی پر حملہ کیا گیا تھا۔ عمران حیران تھا کہ اگر ہوگن کی بات کو درست تسلیم کر لیا جائے تو الجبسی اور اس کے آدمی وہاں کیا تلاش کر رہے تھے۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا اور وارڈن کی طرف دیکھا۔

اس وقت وہ سنٹرل جیل کے مخصوص حصے میں بیٹھا ہوا تھا جہاں قیدیوں سے ملاقات کی جاتی ہے۔ وہ فرینہ سے ملاقات کرنے آیا تھا۔ فرینہ آئی تو عمران اسے دیکھ کر چونک پڑا۔

جیل میں اس نے کئی آدمیوں کو دیکھا تھا لیکن چوبیس گھنٹے کے دوران میں کوئی عورت اس حد تک بھی بدل سکتی ہے یہ عمران کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھی۔

اس کا چہرہ سفید پڑ گیا تھا اور بال بکھرے وہ کوئی بیوہ عورت نظر آ رہی تھی۔ ایسی بیوہ جس کا شوہر جوانی میں مر گیا ہو۔ سوگوار۔ اداس اور بجھی بجھی سی فرینہ جو واقعی بہت حسین تھی اور جس نے عمران کو بھی متاثر کیا تھا۔

وہ پہلے تو بالکل اکھڑی اکھڑی رہی لیکن عمران جلد ہی راہ پر لے آیا اس نے فرینہ کو یقین دلایا کہ وہ اسے قاتل نہیں سمجھتا اور اس کی مدد کرنا چاہتا ہے۔ فرینہ کے لئے یہ ایک ناقابل یقین بات تھی کیونکہ اس کی دانست میں قتل کا الزام عائد کرنے والا خود عمران ہی تھا۔

"تم مجھ سے کیا چاہتے ہو؟" اس نے سرگوشی کی۔

"کوئی ایسی بات جو تم مجھے بتانا بھول گئی ہو۔ ممکن ہے اس سے کیس کی بکھری ہوئی کڑیاں سمٹ جائیں اور تمہاری جان اس عذاب سے چھوٹ جائے۔"

"میں تمہیں سب کچھ بتا چکی ہوں۔"

"نذرنات قتل سے پہلے کہاں گیا ہوا تھا۔؟"

"اس کے بارے میں کسی کو علم نہیں۔"

ذہن پر زور دو ممکن ہے کوئی بات یاد آ جائے۔" عمران نے اصرار کیا۔

فرینہ سوچ میں پڑ گئی۔ کچھ دیر بعد اس نے سر اٹھایا تو اس کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔" میرا خیال ہے وہ ایمار دون جایا کرتا تھا۔ یہ بات میں اس لئے کہہ سکتی ہوں کہ ایک بار وہ اتفاقاً جاتے جاتے رک گیا تھا اور میں نے ہی اس کی سیٹ کینسل کروائی تھی۔

عمران نے وصیّت نامے کے بارے میں دریافت کیا لیکن وہ کوئی تسلی بخش جواب نہیں دے سکی۔ اس نے کہا کہ وصیّت نامہ بعد میں اسے نظر ہی نہیں آیا۔ باتوں کے دوران میں اچانک وہ چونک پڑی جیسے کوئی اہم بات یاد آگئی ہو" زرناف نے مجھے ایک چابی دی تھی"

"کیسی چابی۔ ؟" عمران نے حیرت سے کہا۔

وہ غالباً کسی لاکر کی چابی ہے۔ یہ چابی زرناف نے مجھے اپنے پراسرار سفر سے واپسی پر دی تھی۔ اس نے مجھ سے کہا تھا کہ اس چابی کو اس کی امانت سمجھ کر محفوظ رکھوں۔

" وہ چابی کہاں ہے ؟"

" میں اس چابی کو بھول ہی گئی تھی۔ وہ چابی میرے پرس میں ہے۔"

" کیا وہ پرس یہاں موجود ہے ؟"

" نہیں۔ وہ دوسرے پرس میں ہے۔ وہ پرس میرے کمرے میں ہے۔ فرینہ نے کہا اور خاموش ہوگئی۔

عمران گہری سوچ میں ڈوب گیا۔ کچھ دیر اور اسے ٹٹولنے کے بعد وہاں سے باہر نکل آیا۔

اب اس کا رخ مارسیبا ہاؤس کی طرف تھا۔ وہ ایکسی سے ملنا چاہتا تھا۔

ایکسی اس وقت اندرونی دفتر میں موجود تھا۔ عمران نے اس کے ہاں ہونے والی تلاشی اور حملے کا تذکرہ کیا اور غصیلی نگاہوں سے اسے گھورتا رہا۔ ایکسی نے حیرت سے کہا "لیکن اس کی ذمہ داری مجھ پر عائد نہیں ہو سکتی"

"ہوگن کا بیان ہے کہ اس نے تمہیں صاف پہچان لیا تھا۔ عمران غرایا۔

میں حیران ہوں کہ اس نے مجھ پر ایسا الزام لگانے کی کیوں ضرورت محسوس کی ہے" ایکسی بڑبڑایا اور اس نے انٹرکام کا بٹن دبا دیا۔

اس دفتر سے ایک عورت باہر آئی جس میں پہلے فرینہ سبھتی تھی۔ ایکسی نے اسی کی طرف دیکھا اور کہا "اس شخص کو بتاؤ کہ میں صبح سے اسی دفتر میں موجود ہوں اور ایک لمحہ کے لئے بھی کہیں باہر نہیں نکلا۔

عورت نے عمران کی طرف دیکھا۔ بلاشبہ وہ بھی ایک حسین عورت تھی اس نے ابھی کچھ کہنے کے لئے ہونٹوں کی حرکت دی ہی تھی کہ عمران نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا "تمہیں انرجی برباد کرنے کی ضرورت نہیں"

"لیکن" عورت بڑبڑائی۔

"میں جانتا ہوں کہ تم وہی کچھ کہو گی جو ایکسی چاہتا ہے" وہ ایکسی کی طرف متوجہ ہوا "میں ایک ٹھوس گواہی چاہتا ہوں۔ مجھے کسی ایسے طوطے کی ضرورت

نہیں تھی جو رٹے رٹائے جملے بولنے کا عادی ہو۔"
ایکسی اسے خونخوار نگاہوں سے گھورنے لگا۔
عمران اٹھا اور جواباً اپنی نگاہوں سے ایکسی کو گھورتا ہوا بیرونی دروازے کی طرف بڑھ گیا۔ اس کا موڈ اب بہت زیادہ خراب ہو گیا تھا کیونکہ ایکسی نے بھی وصیت نامے کے بارے میں لاعلمی کا اظہار کر دیا تھا۔

عمران کی کار اس وقت دارالحکومت کی ایک ایسی سڑک پر جا رہی تھی جس پر دائیں طرف حامد مینشن نامی ایک بڑی عمارت تھی۔ اس عمارت میں ہی فرینہ کا فلیٹ تھا۔

وہ اس چابی کو حاصل کرنا چاہتا تھا جس کے بارے میں فرینہ نے اسے اطلاع دی تھی۔

اس نے ایجنسی کے دفتر سے واپسی پر فیاض کے دفتر میں بھی جھانک لیا تھا فیاض فرینہ کے فلیٹ کی تلاشی لے چکا تھا۔ اور بڑی حد تک مطمئن تھا اس نے عمران کے اس اقدام کا مذاق اڑانے کی کوشش کی لیکن عمران بضد تھا کہ وہ اس فلیٹ میں ضرور جائے گا۔ اور اس چابی کو حاصل کرے گا۔

فیاض نے اپنا ایک ماتحت اس کے ساتھ کر دیا تھا۔
وہ ماتحت اس وقت عمران کے پہلو میں بیٹھا ہوا تھا۔ دونوں خاموش تھے اور راستہ تیزی سے طے ہو رہا تھا۔
جلد ہی ان کی گاڑی اس عمارت کے سامنے رک گئی۔ عمران اور فیاض کا ماتحت گاڑی سے اترے اور عمارت کے منتظم کے دفتر میں پہنچے۔
منتظم نے انسپکٹر حامد کی طرف دیکھا اور اثبات میں سر ہلایا۔ انسپکٹر نے اسے بتایا کہ وہ ایک بار پھر فرزینہ کے فلیٹ کو دیکھنا چاہتے ہیں۔
وہ جلدی ہی بالائی منزل کی ایک راہداری میں پہنچ گئے۔
منتظم نے چابی قفل میں داخل کی تو عمران چونک پڑا۔ یوں محسوس ہوتا تھا جیسے کمرے میں کوئی موجود تھا۔ اگرچہ اس فلیٹ کی تلاشی لینے کے بعد پولیس نے اسے مقفل کر دیا تھا۔ لیکن وہاں کی نگرانی نہیں کی گئی تھی۔ اندر یقیناً کوئی ایسا آدمی موجود تھا جس کو وہاں نہیں ہونا چاہیئے تھا۔
عمران نے منتظم کو ایک طرف دھکیلا اور چابی گھما دی
اسی لمحے کمرے کے اندر ایک کھڑکی دھماکے سے کھلنے کی آواز سنائی دی اور پھر غالباً کوئی اس کھڑکی سے باہر نکل گیا تھا۔ عمران نے انسپکٹر کو اشارہ کیا۔ وہ تیزی سے زینے کی طرف بھاگا۔
عمران نے دروازہ کھولا اور آندھی کے تیز جھونکے کی طرح اندر گھس گیا۔ فلیٹ کی عقبی کھڑکی کھلی ہوئی تھی۔ عمران تیزی سے کھڑکی کے قریب پہنچا۔ اس نے نیچے جھانک کر دیکھا۔

کوئی نظر نہیں آرہا تھا۔ اتنی تیزی سے کوئی اتر کر وہاں سے غائب نہیں ہوسکتا تھا۔ عمران سوچ میں پڑ گیا کہ وہ شخص کہاں جا سکتا ہے؟"

اچانک اس کی نگاہ ایک ایسے زینے پر پڑی ہے صرف ہنگامی حالات میں ہی استعمال کیا جا سکتا تھا۔ یہ زینہ اس کارنس کے ساتھ ملا ہوا تھا جو کھڑکی کے بالکل نیچے تھی۔

عمران نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کا صاف مطلب تھا کہ وہ جو کوئی بھی تھا اس راستہ سے نیچے اترا تھا۔ کچھ دیر بعد انسپکٹر حامد کانپتا کانپتا واپس آیا۔ عمران نے اس کا چہرہ دیکھتے ہی اندازہ لگا لیا کہ اسے ناکامی ہوئی ہے۔

"نکل گیا۔" اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔

"کچھ دیکھا کہ کون ہے؟"

"نہیں۔ وہ مجھے نظر نہیں آیا۔" انسپکٹر نے جواب دیا۔ غالباً وہ میرے نیچے پہنچنے سے پہلے ہی اتر کر غائب ہو گیا تھا۔

"بہر حال آؤ۔ جس کام کے لئے آئے ہیں پہلے اسے نمٹالیں۔"

انہیں فریبہ کا پرس خواب گاہ ہی میں مل گیا تھا۔ اس پرس میں چابی موجود تھی۔ عمران نے چابی نکالی اور مسکرانے لگا۔ وہ جو کوئی بھی تھا اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ اس فلیٹ میں ایک اہم چابی بھی ہے۔ بہر ممکن ہے وہ اس چابی کی تلاش میں ہی یہاں آیا ہو۔ بہر حال اسے ناکامی ہوئی۔"

"یہ چابی کیسی ہے عمران صاحب۔ اس سے کیا کھل سکتا ہے؟"

"ممکن ہے یہ اس کیس کی ہی چابی ثابت ہو" عمران مسکرانے لگا۔ اس نے چابی کو فضا میں اچھالا اور اسے جھپٹ کر انسپکٹر کی طرف دیکھا "لیکن میں حیران ہوں کہ فیاض نے اس فلیٹ کی نگرانی کیوں نہیں کی"

"وہ مطمئن ہو گئے تھے کہ یہاں کوئی ایسی چیز نہیں ہے جو ہمارے لئے مددگار ثابت ہو سکتی تھی"

عمران نے اثبات میں سر ہلایا "آؤ چلیں"

انہوں نے دروازہ مقفل کیا اور باہر نکل آئے۔ باہر منتظم موجود تھا انہوں نے چابی اس کے حوالے کی اور زینے کی طرف بڑھ گئے۔

اس فلیٹ کے اندھیرے کمرے میں ایک سایہ لہرایا۔ یہ شخص ان دونوں کو جھکمہ دینے میں کامیاب ہو گیا تھا۔ اس کے ہونٹوں پر پُراسرار مسکراہٹ رقصاں ہو گئی وہ نیچے اترنے کی بجائے اس فلیٹ میں کہیں چھپ گیا تھا۔ دروازہ مقفل ہونے کی آواز سنتے ہی وہ باہر نکل آیا تھا۔

عمران نے فیاض کی طرف دیکھا اور سنجیدگی سے کہا۔ تم ایکسی کے بارے میں کچھ جانتے ہو۔ ؟"

فیاض زیرِ لب مسکرانے لگا عمران اس کیس کو جس انداز میں نمٹا رہا تھا اس میں اس سے بوکھلاہٹ کی بجائے سنجیدگی سرزد ہو رہی تھی اور جب وہ خود سنجیدہ ہو تو اسے ستانے میں مزا بھی آتا ہے۔ لیکن فیاض اسے زیادہ پریشان نہیں کرنا چاہتا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ اگر ایک بار بھی عمران پٹڑی سے اتر گیا تو پھر اس کی انتقامی کارروائی زندگی سے بیزار کر دے گی۔

عمران فرینہ کے فلیٹ سے نکلنے کے بعد سہیلہ کے ہاں چلا گیا تھا۔ یہ لڑکی ماریسا آفس میں ٹائپسٹ تھی۔ اور اس نے عمران کے فلیٹ کئی بار

فون کر کے اس سے ملاقات کی خواہش ظاہر کی تھی۔

سہیلہ کا گھر جس عمارت میں تھا وہ فرینہ کی بلڈنگ کے عقب میں تھی اور اس ایک کمرے سے فرینہ کا کمرہ اور پارکنگ بہ آسانی دیکھی جا سکتی تھی۔ سہیلہ نے عمران کو فرینہ اور ایک اور شخص کے بارے میں بتایا جنہیں اس نے ایک ساتھ کار سے اترتے دیکھا تھا۔ سہیلہ کو سرکلر ریلوے دوڑتے ہوئے ڈبے اور گڑگڑاتا ہوا انجن دیکھنے کا بہت شوق تھا وہ کھڑکی سے گزرتی ہوئی ٹرین کو دیکھتی تھی۔ اس نے فرینہ اور اس شخص کو وہیں سے دیکھا تھا۔

سہیلہ کے ہاں سے فارغ ہو کر عمران سیدھا فیاض کے ہاں پہنچ گیا تھا۔ وہ فیاض سے ایکسی ہوگن اور ان سے متعلق چند اور آدمیوں کے بارے میں معلومات حاصل کرنا چاہتا تھا۔

"ایکسی کے بارے میں ہماری معلومات صرف اخباری خبروں تک ہی محدود ہے۔" فیاض نے کہا "اگر تمہارا مطلب اس کے کسی سرکاری ریکارڈ سے ہے تو ہمارے پاس اس کا کوئی ریکارڈ نہیں ہے۔ وہ ماضی میں بے داغ بلکہ گمنام ہی رہا ہے۔"

"اور ہوگن؟"

"ہوگن ایک ذہین اور سخت گیر آدمی ہے۔"

"جب وہ سرورس سے الگ ہوا تھا تو اس کی کیا وجہ تھی؟"

"ان دنوں وہ کریم نامی ایک دوسرے آدمی کے ساتھ مل کر چوری اور

ڈلک کے کئی واقعات پر کام کر رہا تھا۔ بالآخر اس نے کام چھوڑ دیا اور مارسیا ہاؤس چلا گیا۔ وہ چارج مجھے ملا تھا۔ اس لئے میں رخصت ہوتے وقت اس سے ملا تھا۔"

"ہوں۔ اور ہارون کے بارے میں کیا کہتے ہو؟"

"اچھا لڑکا ہے۔" فیاض نے بائیں آنکھ دباتے ہوئے کہا۔ کم از کم فرینہ کا تو یہی خیال ہے۔"

"اور غالباً ہوگن بھی اس میں دلچسپی لیتا تھا۔"

"تم خود بھی کب اس سے دور رہے ہو۔" فیاض نے طنزیہ لہجے میں کہا۔

عمران منہ چلانے لگا۔ اس الزام سے اس کی کھوپڑی گرم ہو گئی تھی۔ لیکن وہ اس وقت فیاض سے الجھنا نہیں چاہتا تھا۔ وہ خاموشی سے اس بات کو پی گیا اور اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال دیں۔ اس کی مقناطیسی آنکھوں سے فیاض کا سر چکراتا ہوا محسوس ہونے لگا۔

"نہیں میں تمہیں مشورہ دیتا ہوں سوپر۔" اس نے قدرے نرم لہجے میں کہا۔ "کوئی بھی عملی قدم اٹھانے سے پہلے خوب غور کر لیا کرو۔ تم اندھا دھند کود پڑنے کے عادی ہو۔ فرینہ کو گرفتار کر کے تم نے اس کیس کو الجھا دیا ہے۔"

فیاض خاموش رہا۔

عمران استفہامیہ نگاہ سے اسے گھور رہا تھا اس نے کھسیا کر کہا۔ "بہر حال اب یہ معاملہ تو عدالت میں ہی پورا ہوگا۔ میں نے اپنا فرض پورا کر دیا ہے۔"

عمران کندھے اچکا کر اٹھا اور دفتر سے باہر نکل گیا۔

اس نے اپنی کار ایک پبلک بوتھ کے قریب روکی اور ڈان جوآن کلب کے سیکرٹری کا نمبر ڈائل کیا۔ اس کے ذہن میں ماچس کی تیلی اب بھی محفوظ تھی۔ جسے اس نے سگریٹ کے ٹوٹوں کے ساتھ اٹھایا تھا۔

سیکرٹری سے بات چیت کے بعد وہ بوتھ سے باہر نکل آیا۔

اب اس کی کار دارالحکومت کے مشرقی حصے کی طرف جا رہی تھی۔

وہ سیدھا اخبار کے دفتر پہنچا جہاں انور اس کا منتظر تھا۔ وہ اس سے چند لمحوں تک بات کرتا رہا۔ پھر اس نے اخبار کے چند تراشے اور تصویریں بغور دیکھیں۔ ابھی وہ انور کے پاس ہی بیٹھا ہوا تھا کہ وہاں اسے ایک فون کال ملی

اس نے ساڑھے گیارہ بجے انور کا دفتر چھوڑ دیا۔

اس کی کار ہر ممکن تیز رفتاری سے کلب کی طرف جا رہی تھی۔ وہ ذاتی طور پر وہاں جانا چاہتا تھا۔ جلد ہی اسے اندر آنے کی اجازت دے دی گئی عمران نے گاڑی روکی تو اس کی چھٹی حس نے احساس دلایا کہ اب وہ جہاں کہیں بھی جا رہا ہے اس کا تعاقب کیا جا رہا ہے۔

وہ کار میں سفر کرتا تھا تو ایک کار اس کا تعاقب کرتی تھی اور جب وہ پیدل چلتا تھا تو کوئی اس کا مسلسل پیچھا کرتا تھا۔

نصف شب کے بعد جب وہ کلب کی عمارت سے باہر نکلا تو اس کا تعاقب اس وقت بھی ہو رہا تھا اس نے کار کا رخ اپنے گھر کی طرف کیا اور تیزی سے ڈرائیو کرنے لگا۔

میز پر چابیوں کا ایک گچھار کھا ہوا تھا۔ ٹیبل لیمپ روشن تھا اس کے شیڈ میں ایک آدمی مسہری پر دراز تھا۔ وہ بے حس و حرکت تھا۔ کمرے میں گہری خاموشی تھی۔ صرف ٹک ٹک سنائی دے رہی تھی۔ یہ آوازیں دیوار گیر کلاک سے بلند ہو رہی تھیں۔

اچانک ایک اور آواز سنائی دی۔

یہ آواز اتنی خفیف تھی کہ صرف حساس کان ہی سن سکتے تھے۔ کوئی بیرونی دروازے کو کھول رہا تھا۔ دروازہ کھلا اور ایک سایہ اندر داخل ہوا۔ اس نے جس خاموشی سے دروازہ کھولا تھا اسی خاموشی اور احتیاط سے اسے بند بھی کر دیا اور پھر اندرونی کمرے کی طرف بڑھا۔

فیاض اس وقت اپنی پوری فورس کے ساتھ وہاں موجود تھا۔
"عمران نے اس کی طرف دیکھا اور مسکرانے لگا" تم حیران ہو گے کہ میں نے رات کے اس پہر تمہیں کیوں بلایا ہے"
تم نے فون پر کہا تھا کہ قاتل کو گرفتار کر لیا ہے"
"ہاں قاتل موجود ہے" عمران نے سنجیدہ لہجے میں کہا اور جیب سے ایک لفافہ نکال کر فیاض کی طرف بڑھایا "پہلے ایک نظر اس لفافے کے کاغذات کو دیکھ لو۔
فیاض نے لفافے سے کاغذات نکالے۔ یہ سرکاری کاغذات تھے۔ اور یہ نزنانا کا وصیت نامہ تھا جو گم ہو گیا تھا اور جسے اس نے اپنے پراسرار سفر کے بعد آکر تیار کروایا تھا
"یہ تمہیں کہاں سے ملا؟" اس نے حیرت سے کہا۔
یہ فرینہ کے لاکر میں محفوظ تھا۔ اس لاکر کا خود فرینہ کو بھی علم نہیں تھا اس لئے

وہ اس سے لاعلم رہی تھی۔"

"لیکن قاتل کون ہے اور کہاں ہے؟"

"قاتل ایک ایسا شخص ہے جسے پوری دولت کی تمنا تھی۔"

"اوہ ایکسی۔" فیاض کی آنکھیں پھیل گئیں۔ "کیا اس نے دولت کی خاطر اپنے باپ کو قتل کر دیا تھا۔"

عمران نے انور کو آواز دی۔ وہ دوسرے کمرے سے ایک آدمی کو دھکے دیتا ہوا کمرے میں لایا تو فیاض کا مارے حیرت کے برا حال تھا۔ اس کے سامنے زخموں سے چور جو شخص کھڑا تھا۔ وہ ہوگن کے سوا کوئی اور نہیں ہو سکتا تھا۔

"ہاں۔ یہ ہوگن ہے۔"

عمران نے کہا۔

"زرناف نے اپنی محبوبہ سے چھپا کر ایک مقامی حسینہ سے شادی کر لی تھی۔ اس کے ہاں دو بیٹے ہوئے تھے جن میں سے ایک ایکسی تھا۔ لیکن ایکسی کی تربیت گھر سے باہر ہوئی تھی۔ اس لئے وہ کسی کو نہیں جانتا تھا۔ زرناف نے اپنے بیٹے کی تربیت بالکل اپنے ہی انداز میں کی تھی۔ ہوگن کو اس راز کا علم ہو گیا تو اس نے زرناف کو بلیک میل کرنے کی کوشش کی لیکن کامیاب نہیں ہوا۔

" اس نے زرناف کو قتل کر دیا کیونکہ زرناف کو خود اس کے کئی راز معلوم تھے۔

"مثلاً۔؟" فیاض نے حیرت سے کہا۔

" وہ چوری اور ڈاکے کی وارداتیں جن کی وہ تفتیش کر رہا تھا۔ درحقیقت ان وارداتوں میں وہ خود ہی ملوث تھا۔ زرناف نے اس راز کو فاش کر دینے کی دھمکی دے دی تھی۔
ہوگن کلب کا ممبر تھا۔ اس نے فریدہ کو داؤ میں پھانس کر اسے گرفتار کروا دیا اور وصیت نامہ غائب کر دیا لیکن اسے یہ معلوم نہیں تھا کہ زرناف نے اس کی ایک اصلی نقل لاکر میں محفوظ کر کے چابی اپنی مجبوبہ فریدہ کو بھی دے رکھی ہے وہ اس لاکر کی چابی حاصل کرنے کے لئے یہاں آیا تھا۔"

ہوگن کو گرفتار کر لیا گیا۔

عمران نے جماہی لی اور بستر کی طرف بڑھ گیا۔

" لیکن عمران۔"

" کچھ نہیں۔ جاؤ سونے دو۔ باقی باتیں صبح ہوں گی۔" اس نے کہا اور بستر پر گر کر مصنوعی خراٹے نشر کرنے لگا۔ جو جلد ہی حقیقی خراٹوں میں تبدیل ہو گئے۔

ختم شد

عمران دی ایکسٹو سیریز

نائٹ ایکسپریس

مصنف

اظہر کلیم

قیمت چھ روپے

آج ہی آرڈر سے نوازیں

چھپ کر تیار ہے

روبی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور

مظہر کلیم ایم اے کا ہنگامہ خیز ناول

عمران سیریز

دس کروڑ میں دو شیطان

چھپ کر تیار ہے

روجی پبلی کیشنز اردو بازار لاہور

جناب مظہر کلیم ایم اے کا قلم سے ووٹ

ٹریپ آف ڈیتھ

مظہر کلیم ایم اے

روبی پبلی کیشنز چوک اردو بازار
لاہور



ڈاکٹر حامد حسن، ممتاز علی کیانی، عقیل قریشی

محمد سجاد بھٹی، سیف الملوک عباسی، یاسر حسنین

محمد نعمان، ساگر زمان، ناصر محمود بلوچ



اظہر کلیم